ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

بیادگار

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۷ رجمادی الاوّل ۱۳۸۵ھ

۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

حکومت

لئے اپنا تین

ہے۔ تا کہ را

فیصلے پر خود بخود عمل

اور اس کی راہ میں کوئی ر

حائل نہ ہو۔ پاکستانی تجویز یہ ہے

ریاست جموں اور کشمیر سے پاکستان

اور ہندوستان کی فوج ایک ساتھ نکل

جائے۔ عبوری دور میں نزاعی ریاست

کی حفاظت کے لئے اقوام متحدہ اپنی

فوج بھیجے جو صرف افریشیائی ملکوں کے

فوجی دستوں سے ترتیب دی جاتے۔

اس کے بعد اقوام متحدہ کی جنوری

متحدہ

جموں اور کشمیر

شماری کے ذریعے

اپنے مستقبل کا فیصلہ

دیا جائے اور یہ

طریقۂ کار خود ہندوستان کی تائید سے

اقوام متحدہ میں تقریباً سولہ سال پہلے

طے ہوا تھا اور اسی کی بنیاد پر نزاعی

ریاست میں جنگ بند ہوئی تھی۔ مگر

بھارت نے سولہ سال کی اس طویل

رب العزت کے

فوج کی امداد سے

ہندوستانی فوجوں کو شکست

کی تعداد کل

دیا۔ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۲ ر

رمضان المبارک سنہ ۲ھ کو ساتھ لے کر مدینہ

کے باہر نکلے۔ ان میں گھوڑے کل دو

تھے۔ چنانچہ کل دو ہی سوار جن کے نام

تاریخ میں مقداد بن عمرو اور زبیر بن العوام

بیں درج ہیں اور ستر اونٹ تھے۔

اور دشمن

(مسلسل)

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

بھلائی اور گناہ

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ رضؓ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِىْ صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ اَخْرَجَهٗ ـ (مسلم)

ترجمہ: اور حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے نیکی اور گناہ کو دریافت کیا۔ فرمایا نیکی تو اچھی عادت ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس پر لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند کرو۔

راوی

حضرت نواس بفتح نون وتشدید داؤ والد کا نام سمعان بکسر سین اور بعض نے بفتح سین لکھا ہے۔ بنی کلاب سے ہیں شام میں سکونت رکھتے تھے۔ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کے والد سمعان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیٹی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دیا تھا۔ یہ وہی تھیں جنہوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کسی کے سکھانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگ لی تھی اور ... نے الگ کر دیا تھا۔

ہے اور بغیر فکر اور سوچ کے آسان ہو جائیں اور قاضی فیاض کا قول ہے کہ حسن خلق لوگوں سے اچھی طرح میل جول کرنا خندہ پیشانی سے ملنا، پسندیدہ بن جانا، مہربان ہونا، ان کی باتوں کو برداشت کرنا، ناگواریوں پر صبر کرنا، کبر، ظلم، درشتی، غصہ دار وگیر سے الگ ہونا ہے الاثم گناہ آثام جمع ہے۔

حاكَ جب فی کے صلہ سے آتا ہے تو تردد والا ہونے کے معنے ہوتے ہیں۔ ورنہ کپڑا بننے کے۔

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں فرمائی ہیں کہ بھلائی اور نیکی تو اچھی عادت کا نام ہے یعنی دل میں ان تمام کیفیتوں کو جما لینا جن سے نیک اعمال ہو سکیں اور ان کیفیتوں کو اتنا عمدہ کرنا کہ کسی کو تم سے تکلیف نہ پہنچ سکے۔ اور گناہ وہ ہے جو دل میں تردد پیدا کرے کہ یہ بُرا ہے یا اچھا ہے۔ اس پر خدا اور بندوں کی طرف سے ملامت ہوگی یا نہیں۔ پاک صاف دل کا یہ تردد اس کے گناہ ہونے کی دلیل ہے اور لوگوں کو خبر ہونا ناگوار ہو تو یہ اس کے بُرے ہونے کی علامت ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ (بخاری) اس کام کو ... دو جو تم کو تردد میں ڈالے۔ اور ... میں نہ ڈالے۔ ان سے ... عالے نے انسان کے ... ہرا فرمایا ہے جو نیکی ... کر لیتا ہے۔ اب

آدمی کو ہر نئے کام میں یہ ادراک محسوس ہوتا ہے۔ قوت پا گیا تو محسوس ہوگا ورنہ ختم۔ لمعات میں ہے کہ ایک حدیث میں اِسْتَفْتِ قَلْبُكَ ہے (آپ دل سے فتویٰ لے لو) اس کا بھی یہی مفہوم ہے۔ لیکن نہ یہ حکم ہر مسئلہ کے لئے ہے نہ ہر انسان کے لئے جس مسئلہ میں خدا اور رسول کا یا اجماع و اجتہادِ مجتہد کا کوئی حکم صاف نہ ہو یا مختلف حکم ملتے ہوں ان میں یہ حکم ہے اور اس کے لئے ہے جس کو شرح صدر میسر ہو کہ اس کے دل کو انوار الٰہی نے روشن کر دیا ہو۔ لہٰذا اس حدیث سے اس غلطی میں مبتلا نہ ہونا چاہئے جس میں بعض کم علم مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ بس خوش خلقی و ملنساری سب عملوں کی روح ہے یہ حاصل ہو جائے تو پھر چاہے فرض اور واجب سنت کے احکام چھوٹ جائیں۔ صرف یہی کافی ہے بلکہ بعض لوگ تو چھوڑ بیٹھتے ہیں اور ایسے ہی یہ کہ گناہ کے لئے ہر شخص اپنے دل کو ہر مسئلہ میں معیار قرار دے لے چاہے وہ صاف صاف حرام ہو۔ مگر رواج پڑ جانے سے دل میں اس کی کھٹک ہی نہ ہوتی ہو تو یہ سب دھوکہ اور غلط فہمی ہے۔ لفظوں کے مفہومات اور سب آیات و احادیث کے مدلولات پر نظر رکھ کر مفہوم صحیح قرار دینا ضروری ہے۔ اخلاق تو وہ دل میں جمی ہوئی کیفیتیں ہیں جن سے سب نیک عمل سہولت سے صادر ہو جایا کریں اور دل کی کھٹک شرح صدر اور نورانی دل کی کھٹک ہے ایرہ غیرہ کی نہیں۔ یہ ضمیر ضمیر جو مشہور ہے دھوکہ ہے نورانی ضمیر ہی ... ہے باقی کچھ نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ ... سَمِعْتُ رَسُوْلَ ا... يَقُوْلُ: "اِذَا ... الشِّرْكُ ...

مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر ...

ایڈیٹر
مناظر حسین نظرؔ
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۱ | ۲۷ ر جمادی الاوّل ۱۳۸۵ھ بمطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء | شمارہ ۱۸

پاکستان کا موقف

پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے چند الفاظ میں پاکستان کا موقف واضح کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان امن پسند ملک ہے اور امن چاہتا ہے مگر وہ عزم صمیم کر چکا ہے، کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلا کر رہے گا اور اگر اسے اس مقصد کے لئے ہزار سال تک بھی جنگ لڑنا پڑی تو وہ ہرگز پیچھے نہیں ہٹے گا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر اوتھان پر واضح کر دیا ہے کہ اگر سلامتی کونسل اس برصغیر میں واقعی امن کی بحالی کے لئے کوشاں ہے تو اسے کشمیر میں رائے شماری کرانے کا فیصلہ بحالیٔ امن کے معاہدہ کا حصہ قرار دینا ہوگا۔ چنانچہ پاکستانی حکومت نے اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا تین نکاتی منصوبہ پیش کر دیا ہے۔ تاکہ رائے شماری کرانے کے فیصلے پر خود بخود عمل بھی ہوتا رہے اور اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ بھی حائل نہ ہو۔ پاکستانی تجویز یہ ہے کہ ریاست جموں اور کشمیر سے پاکستان اور ہندوستان کی فوج ایک ساتھ نکل جائے۔ عبوری دور میں نزاعی ریاست کی حفاظت کے لئے اقوام متحدہ اپنی فوج بھیجے جو صرف افریشیائی ملکوں کے فوجی دستوں سے ترتیب دی جائے۔ اس کے بعد اقوام متحدہ کی جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کے مطابق ریاست جموں اور کشمیر میں عام رائے شماری کرائی جائے اور یہ رائے شماری تین ماہ کے اندر اندر ہو جائے۔ ظاہر ہے یہ سہ نکاتی منصوبہ نہایت منصفانہ، معقول اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کے عین مطابق ہے۔ سلامتی کونسل کی سابقہ قراردادوں پر عمل صرف اسی منصوبہ کی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔ اور واضح ہے کہ کوئی بھی دیانت دار مبصر اور انصاف پسند ملک اس سے سرِمو اختلاف نہیں کر سکتا۔ ہمارے وزیر خارجہ نے فرمایا ہے کہ پاکستان ایک چھوٹا ملک ہے اور جنگ ہرگز نہیں چاہتا لیکن اگر ہندوستان عدل و انصاف کے تقاضوں سے گریز کرے اور طاقت کے بل بوتے پر کشمیر کو ہڑپ کر جانا چاہے۔ تو پاکستان اُسے اس دھاندلی کی کبھی اجازت نہ دے گا اور اسے کیفر کردار تک پہنچا کر دم لے گا۔ پاکستان اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ریاست جموں اور کشمیر کے عوام کو رائے شماری کے ذریعے آزادی کے ساتھ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اور یہ طریقۂ کار خود ہندوستان کی تائید سے اقوام متحدہ میں تقریباً سولہ سال پہلے طے ہوا تھا اور اسی کی بنیاد پر نزاعی ریاست میں جنگ بند ہوئی تھی۔ مگر بھارت نے سولہ سال کی اس طویل مدت میں اپنی تمام مکّارانہ کوششیں اور عیّارانہ صلاحیتیں صرف کشمیر اور جموں کے عوام کو محکوم بنانے اور ریاست کو شیر مادر سمجھ کر پی جانے کے لئے وقف رکھیں اور بالآخر بڑی بے حیائی کے ساتھ کشمیر کو ہندوستان کا اٹوٹ حصہ قرار دے دیا۔ واضح بات ہے کہ کشمیری عوام اور پاکستان بھارت کی اس کھلی ڈھٹائی اور عہد شکنی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ نتیجۃً کشمیری عوام کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے کشمیر کے سارے طول و عرض میں جنگِ آزادی کا علم بلند کر دیا۔ مجاہدینِ آزادی نے بھارتی سامراج پر ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ وہ بوکھلا اُٹھا۔ اور اس نے اپنے ناپاک عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے خطِ متارکۂ جنگ کو کئی جگہوں سے عبور کیا جس کی وجہ سے پاکستانی فوج نے مداخلت کی اور کشمیر کا بہت سا حصہ اور جوڑیاں کا نہایت مضبوط قلعہ بھارتی استعمار سے آزاد کرا لیا۔ بھارتی سامراج نے اس شکست فاش اور رسوائی کا انتقام لینے کے لئے اپنی پوری قوت کے ساتھ لاہور پر حملہ کر دیا اور اس طرح جنگ کو پھیلانے کی مذموم کوشش کی۔ پاکستانی فوجوں نے یہاں بھی بھارتی فوجوں کا کچومر نکال کر رکھ دیا۔ اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اس صورت حال سے گھبرا کر بھارت نے کئی محاذ کھول دیئے اور سیالکوٹ جموں سرحد پر ۵۰ ہزار فوج اور بکتر بند اور ٹینک ڈویژنوں سے زبردست حملہ کر دیا۔ ہماری بہادر اور جانباز فوجوں نے اللہ رب العزت کے بھروسے اور ہوائی فوج کی امداد سے اس محاذ پر بھی ہندوستانی فوج [illegible] کر رکھ دیا۔

اور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۳ ر رمضان المبارک ۲ھ کو ساتھ لے کر مدینہ کے باہر نکلے۔ ان میں گھوڑے کل دو تھے چنانچہ کل دو ہی سوار جن کے نام [illegible] میں مقداد بن عمرو اور زبیر بن العوام بیان کئے گئے ہیں اور [illegible] تھے اور دشمن [illegible]

بشنو از نے چوں حکایت می کند!

ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا ابوذر بخاری مدظلہ العالی

دوں تجھے ایک حقیقت کا پتا، غور سے سن
تو ہے مخلوق اور اک تیرا خدا، غور سے سن

تیری منزل نہیں یہ دارِ فنا، غور سے سن
تو فقط راہروِ دارِ بقا، غور سے سن

بندۂ عقل و خرد، دامِ تغافل کے شکار
نشۂ جہل سے اب ہوش میں آ، غور سے سن

اپنے افکار کو معبود بنانے والے
اپنے وجداں کو بنا راہ نما، غور سے سن

صورتیں لاکھ بدل جائیں حقائق ہیں اٹل
ایک فطرت مگر اوصاف ... غور سے سن
... سے جلوہ کی ضیا، غور سے سن

نجمِ رخشندہ ہو یا ذرۂ صحرا دونوں

گرمیٔ چشمِ غضب ناک جہنم کا تخیل
خنکیٔ زلف ہے جنت کی ہوا، غور سے سن

مالک و قادر نے بھیجا؟ کس تک بھیجا؟
بندۂ عاجز و مجبور بجا؟، غور سے سن

بیہ مانا تو شجر اور حجر مان گئے
کیا کہا؟ کس سے کہا؟ کس نے کہا؟ غور سے سن
پر نہ مانا تو وہی جس نے سنا! غور سے سن

مطلع

پہلو تے چپ سے جو اٹھتی ہے صدا غور سے سن
چند لمحوں کے لئے سر کو جھکا، غور سے سن

دن کے ہنگاموں کا ماحول ہو یا خلوتِ شب
عالمِ جسم میں ہے حشر بپا، غور سے سن

تیرے سینہ میں جو ہے ایک دھڑکتا ہوا دل
کھوج تو اس کے محرک کا لگا، غور سے سن

یہ تسلسل؟ یہ توازن؟ یہ ترنم بے صوت؟
کب یہ نغمہ ہے سنا تو نے بھلا! غور سے سن

کون ہے بولنے والا؟ کبھی سوچا بھی؟
پردۂ روح میں ہے نطقِ خدا غور سے سن

گر تجھے یاد ہو ہنگامۂ میثاقِ الست
عرصۂ روح میں اب شورِ بلیٰ، غور سے سن

نالۂ بلبلِ بیتاب بلا وجہ ——— نہیں
مرگِ گل آتی ہے ہم دوشِ صبا غور سے سن

"جو بھی بوؤ گے وہ کاٹو گے"۔ کہاوت ہے یہی
قول سچا ہے! کہا جس نے کہا غور سے سن

یہ تو دنیا ہے؟ یہاں "جیسی کہو ویسی سنو"
ہے یہ گنبد کی صدا - کان لگا! غور سے سن

نفسِ مجروحِ معاصی ہے تو بیمار ہے روح
خدمتِ جسم سے ہو گی نہ شفا، غور سے سن

جس پہ عریاں ہے ترا ظاہر و باطن یکسر
تجھ کو اس سے نہ ندامت نہ حیا ...

[illegible] اک قسم ہے تن کی پوجا
دینِ وحدت [illegible]

مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر ...

خطبہ جمعہ

۲۰- جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء

سچا مومن میدان سے کبھی منہ نہیں موڑتا

حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب
مدظلہ العالی

وہ موت سے کھیل کر جنت کی ابدی نعمتیں حاصل کرتا ہے یا دشمن کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیتا ہے

الحمد للہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ ٥ وَ مَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ مَاْوٰىہُ جَھَنَّمُ ط وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ٥ (پ ۹ - س الانفال - آیت ۱۵ - ۱۶)

ترجمہ : اے ایمان والو! جب تم کافروں سے میدانِ جنگ میں ملو تو اُن سے پیٹھیں نہ پھیرو - اور جو کوئی اُس دن پیٹھیں پھیریں گا مگر یہ کہ لڑائی کا ہنر کرتا ہو یا فوج میں جا ملتا ہو —— سو وہ اللہ کا غضب لے کر پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے - اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے -

بزرگانِ محترم !

مذکورہ بالا آیتیں سورۃ انفال کی پندرھویں اور سولھویں آیات ہیں —— سورۃ انفال میں اُن تمام مشکلات و مصائب کا حل بتایا گیا ہے جو مخالفینِ ہے [illegible] مسلمانوں کو حق فیصلے پر خود بخود عمل آنے والی تھیں - اور اس کی راہ میں کوئی روڑا عمل بتایا حائل نہ ہو - پاکستانی تجویز یہ ہے کہ ریاست جموں اور کشمیر سے پاکستان اور ہندوستان کی فوج ایک ساتھ نکل جائے - عبوری دور میں نزاعی ریاست کی حفاظت کے لئے اقوام متحدہ اپنی فوج بھیجے جو صرف افریشیائی ملکوں کے فوجی دستوں سے ترتیب دی جائے - اس کے بعد اقوام متحدہ کی جنوری

ایسا ڈٹ کر لڑو کہ تمام طاقتیں فنا ہو کر رہ جائیں، دشمن کا منہ پھر جائے اور وہ واصلِ جہنّم ہو جائے - تاکہ فتنہ و شرارت کی چنگاریاں پھر کبھی فروغ نہ پا سکیں -

ارشادِ ربّانی

واضح ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لا چکے ہیں اُن کو اپنے مخالفوں سے مقابلہ کے وقت کبھی بھی ڈر کر بھاگنا نہیں چاہیئے بلکہ دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیئے - سچّا مومن کٹ تو سکتا ہے - مگر میدان سے پیچھے ہرگز نہیں ہٹ سکتا اور جو شخص ایسے موقع پر میدانِ جنگ سے پیٹھ موڑے گا یا راہِ فرار اختیار کریگا وہ گنہگار ہوگا - جنگ میں صرف دو موقعوں پر پیچھے ہٹنا جائز ہو سکتا ہے - ایک تو یہ کہ لڑنے کے وقت کوئی داؤ کیا جائے اور پینترا بدل کر وار کرنا مقصود ہو یا جنگی چال چلنا مقصود ہو تو جس طرف چاہے ہٹ سکتا ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ چھوٹی سی جماعت ہے اور دشمن کی بڑی اور طاقتور جماعت سے مڈبھیڑ ہو گئی ہے اور اپنا بڑا لشکر پیچھے کسی [illegible] تو [illegible] چھوٹی جماعت پیچھے کرنے کا موقع دیا جائے اور یہ طریقۂ کار خود ہندوستان کی تائید سے اقوام متحدہ میں تقریباً سولہ سال پہلے طے ہوا تھا اور اسی کی بنیاد پر نزاعی ریاست میں جنگ بند ہوئی تھی - مگر بھارت نے سولہ سال کی اس طویل

ہوگا - دنیا میں ذلّت و رسوائی کی زندگی بسر کرے گا اور آخرت میں اُس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جو بہت ہی بری جگہ ہے - مقصد یہ ہے کہ اگر پسپائی یعنی پیچھے ہٹنا کسی جنگی مصلحت سے ہو مثلاً پیچھے ہٹ کر حملہ کرنا زیادہ مؤثر ہے یا ایک جماعت سپاہیوں کی مرکزی فوج سے جدا ہو گئی وہ اپنے بچاؤ کے لئے پسپا ہو کر مرکز سے ملنا چاہتی ہے تو ایسی پسپائی اسلام کے نزدیک جرم نہیں ہے —— گناہ اس وقت ہے اور جرم یہ ہے - کہ پسپائی محض لڑائی سے جان بچا کر بھاگنے کی نیّت سے ہو -

حاصل

یہ نکلا کہ میدانِ جنگ میں جاؤ تو پیٹھ نہ پھرنے پائے اور اگر کوئی ان دو صورتوں کے علاوہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں پیٹھ پھیرے گا تو غضبِ الٰہی اور جہنّم کا مستحق ٹھہرے گا -

محترم حضرات !

جنگ بدر مسلمانوں کی پہلی جنگ ہے جو کفر کے خلاف لڑی گئی - اس میں مسلمانوں کی تعداد کل ۳۱۳ تھی جنہیں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ رمضان المبارک ۲ھ کو ساتھ لے کر مدینہ کے باہر نکلے - ان میں گھوڑے کل دو تھے - چنانچہ کل دو ہی سوار جن کے نام تاریخ میں مقداد بن عمرو اور زبیر بن العوام بیان کئے گئے ہیں اور ستر [illegible] تھے - اور دشمن [illegible]

جن پر باری باری سے لوگ سوار ہوتے تھے - ہتھیار اور سامانِ جنگ محض برائے نام تھا - ان کا مقابلہ کافروں کی ایک ایسی جماعت سے ہوا جس میں مکہ کے تقریباً سارے بڑے بڑے مشہور کھاتے پیتے لوگ تھے - آدمیوں کی تعداد ۹۰۰ تھی جن میں سو گھوڑے سوار تھے اور ہر آدمی کے پاس ضروری ہتھیار تھے اور وہ پورے سازو سامان کے ساتھ کبر و غرور کے نشہ میں سرشار ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے - ان حالات میں مسلمانوں کا کامیاب ہو جانا واقعی عجائباتِ زمانہ میں سے تھا اور ہمیشہ رہے گا - یہ معرکۂ حق و باطل ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ جمعہ کے دن گرم ہوا اور دشمنانِ اسلام کے ہمیشہ کے لئے حوصلے پست ہو گئے - کافروں کو ذلت آمیز شکست ہوئی - ان کے بڑے بڑے ستر آدمی قتل ہوئے مسلمانوں کے اور ستر کو مہیلی قدسیہ شہید ہوتے — رضی اللہ عنہم — چھ مہاجرین رض میں سے اور آٹھ انصار رض میں سے -

سورۂ انفال

میں اس معرکۂ حق و باطل یعنی غزوۂ بدر کے حالات کا ذکر ہے اور قوانینِ جنگ پر پوری بحث ہے جو وقت کی تنگ دامانی کے باعث اس وقت احاطۂ بیان سے باہر ہے لیکن اس قدر بیان کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ مسلمانوں نے جب تک قرآن پاک کے اس حصہ پر عمل کیا اور دشمنانِ اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا دنیا کی تمام طاقتیں ان کے سامنے جھکی رہیں - قرونِ اولیٰ میں ہی نہیں بعد میں بھی جب مسلمان اسلامی احکام و قوانین کے پابند اور ان پر عمل پیرا رہے اُن کا سارے عالم میں طوطی بولتا رہا -

محمد بن قاسم رح

نے جو سترہ سال کا ایک نوجوان لڑکا تھا مگر اپنے سینے کے اندر تعلیماتِ اسلام کا ایک صحیح فہم اور درد رکھتا تھا اُس نے اس وقت جبکہ سوائے عرب کے تمام دنیا اسلام کی اور مسلمانوں کی جانی دشمن [illegible] چھ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ مسلمان رضاکاروں کی مدد سے ہندوستان پر حملہ کیا - اور کراچی سے لے کر ملتان تک تمام علاقہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا - کیا اس وقت ہندوستان میں ہندوؤں کی سلطنت نہ تھی ؟ کیا اس وقت سندھ میں جاٹوں کا زور نہیں تھا ؟ کیا اس وقت راجپوت اور کھشتریوں کی تلواروں کو زنگ لگ گیا تھا ؟ نہیں نہیں تمام طاغوتی طاقتیں اپنے پورے سازو سامان کے ساتھ موجود تھیں - اور پورے جاہ و جلال اور نشۂ کبر و غرور سے مدہوش تھیں مگر مقابلہ میں ایمان کی قوت تھی - ربِ ذوالجلال کی بارگاہ میں جھکنے والی پیشانیاں تھیں اور عظمتِ خداوندی سے معمور دل تھے - حق درمیان کا معرکہ تھا - البتہ وہی ہوا جو ایسے معرکوں میں ہوا کرتا ہے - حق غالب آیا اور باطل مٹ گیا - اسلام پھیلا اور الحاد دب گیا -

آج بھی

سورۂ انفال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ حق و باطل کا کارزار گرم ہو گیا ہے - بزدل ہندو اپنے پورے سازو سامان اور امریکی برطانوی فوجی امداد کے بل بوتے پر طاقت کے نشہ میں مست ہو کر پاکستان اور مسلمانوں پر حملہ آور ہو گیا ہے - پس اے مسلمانو ! تم بھی سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ - اور کافروں کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ - زندگی کے ہر گوشہ میں انہیں شکست دینے کی کوشش کرو - اور ملک و قوم اور اسلام کی طرف سے جو فرائض آپ پر عائد ہوتے ہیں انہیں پوری تندہی اور جانفشانی سے ادا کرو - آپ پر علماء کرام کے فتوے کے مطابق

جہاد

فرض ہو چکا ہے - اور پاکستان آپ کے لئے مسجد کے حکم میں داخل ہے - اس کی ایک ایک اینٹ کی حفاظت کیجئے - اور اس کی ایک ایک انچ زمین پر کٹ مرنا حیاتِ جاودانی کا مصداق جانیئے - آپ جس جس گوشے میں ملک و قوم کی جو جو خدمت انجام دے رہے ہیں اُس میں آگے بڑھتے جائیے - اور دشمن کی چھاتی پہ مونگ دلتے جائیے -

اور خدمتِ دین و وطن سے کسی حال میں بھی منہ نہ موڑیئے - کیونکہ سچا مومن کبھی کسی میدان سے پیچھے نہیں ہٹتا — وہ دشمن سے ٹکرا کر یا جامِ شہادت نوش کرتا ہے یا دشمن کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر دم لیتا ہے -

اللہ تعالٰی ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہماری ہر میدان میں غیبی نصرت فرمائے - آمین ! یا الٰہ العالمین !!

بقیہ :- ایڈیٹوریل

[illegible] ان بہادر ہیں - اللہ تعالیٰ [illegible]ی والے کے نام لیواؤں پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے ، اور غیبی قوتوں سے ان کی نصرت فرمائے - آمین -

بہرحال ہندوستان نے یہ تمام جارحانہ کارروائی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف کی ہے اور اس طرح امن و انصاف کا منہ چڑایا ہے - اگر اقوام متحدہ فعال مؤثر اور فرض شناس ادارہ ہوتی تو وہ گذشتہ سولہ سال میں کی گئی ہندوستان کی تمام کارروائیوں کو اپنی کھلی ہوئی توہین گردانتی اور ہندوستانیوں کو یہ مجال ہی نہ ہوتی کہ وہ یوں کھلے عام سرتابی اور سرکشی کا مظاہرہ کرتے - اقوام متحدہ کا فرض تھا کہ انہیں اپنا عہد پورا کرنے پر مجبور کرتی اور اسے اس کھلی سرتابی اور سرکشی پر عبرتناک سبق دیتی - مگر اس نے ایسا نہیں کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہ تو فعال ادارہ ہے اور نہ ہی اسے فرض شناسی سے کوئی سروکار ہے - وہ صرف بڑی طاقتوں کے اشارۂ ابرو پر کام کرتی اور انہیں کے نکتۂ فکر و نظر سے سوچتی اور دیکھتی ہے - یہی وجہ ہے کہ وہ سولہ سال تک سوئی رہی - اور اس نے کشمیر کے مجبور و مقہور اور غریب افراد کی چیخوں کی کوئی شنوائی نہ کی اور اب اس کی آنکھ کھلی ہے تو اس وقت جب بھارتی سامراج امریکی اور برطانوی فوجی امداد کے نشہ

قسط ۲

آخرت میں مغفرت دلانے والے کام کرو

محمد شفیع عمر الدین، حیدر آباد

باعمل مرد اور عورتیں

ایمان دار باعمل مرد اور عورتیں آخرت میں بخشش کے مستحق ہوں گے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○ (الاحزاب۔ آیت ۳۵)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں، ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں، فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاکدامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ قیامت کے دن بخشش کے مستحق مرد اور عورتوں کے لئے مندرجہ ذیل اوصاف ہیں:۔

۱۔ مسلمان ہونا۔

یعنی اللہ تعالےٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتوں پر صدق دل کے ساتھ محکم یقین رکھنا۔ اسلام لائے بغیر بخشش ناممکن ہے۔

۲۔ مومن ہونا۔

مومن وہ ہے [illegible] احکام اللہ اور احکام الرسول پر عمل کرے۔ اپنی [illegible] شرعی احکام کے مطابق بسر کرے اعمالِ صالح بجا لاتا رہے۔

۳۔ فرمانبردار ہونا

اللہ تعالےٰ کی بندگی کرتا رہے۔ شرعی احکام کا تابعدار رہے۔ سب احکام پر بلا حیل و حجت و چون و چرا عمل کرے بندے کا کام ہے کہ آقائے حقیقی کے سب احکام کو آمنّا و صدقنا کہہ کر ان پر عمل کرے۔ حیل و حجت سے ان کو ٹالنا منصب بندگی سے بعید بات ہے۔

۴۔ سچا ہونا۔

شریعت کے سب احکام پر صدقِ دل سے ایمان لانا۔ ہمیشہ سچ بولنا۔ جھوٹ اور کذب سے اجتناب کرنا۔ کیونکہ جھوٹ بولنا منافقوں کے خصائل میں سے ہے۔ مومن کو منافقوں کی روش اختیار نہ کرنی چاہئے۔

۵۔ صبر کرنا

"یعنی تکلیفیں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر احکام شریعت پر قائم رہنے والے۔" (فوائد عثمانی)

جو مصائب یا تکالیف آئیں انہیں تحمّل اور صبر کے ساتھ برداشت کر کے رجوع الی اللہ رہنا۔

۶۔ خشوع اور عاجزی کرنا

تواضع، عاجزی اور وقار ان کا شعار ہے۔ ان کا چلنا، پھرنا، بولنا غرض ہر فعل عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ناظر جان کر ڈرتے رہتے ہیں۔ متکبرانہ روش سے دور رہتے ہیں۔

۷۔ خیرات کرنا۔

اپنے اور پرائے مسکینوں کی اپنے اموال سے بلا احسان جتلائے رضا جوئی اللہ تعالےٰ کے لئے مدد کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کی بہبودی کے کاموں میں روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ فرض زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نفلی صدقات اور خیرات کرتے رہتے ہیں۔

۸۔ روزے رکھنا

رمضان المبارک کے مہینے کے فرض روزے بڑے اہتمام کے ساتھ رکھتے ہیں۔ فرض روزوں کے بعد اگر ہمت ہو تو نفلی روزے ہیں۔ مثلاً شوال کے چھ روزے، ہر مہینے کے تین روزے وغیرہ۔

۹۔ پاک دامن رہنا

اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچاتے رہیں۔ یہاں میاں بیوی کے تعلقات کی ممانعت نہیں۔ پاکدامنی سے مراد زنا سے [illegible]

۱۰۔ [illegible]

اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرنا

فرض نمازوں کا ہے۔ پنجگانہ فرض [illegible] درجہ باقاعدہ سب ارکان بجا لا کر پڑھتے ہیں۔ فرض کی ادائیگی کے بعد دوسرے ذکر اذکار کرتے ہیں۔ نفلی عبادات ادا کرتے ہیں۔

ذکرِ الٰہی بہترین عمل ہے اور جنّت میں لے جانے والا عمل ہے۔

(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

اہلِ بخشش کے اوصافِ حمیدہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○

(الفتح۔ آیت ۲۹)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں۔ آپس میں رحمدل ہیں۔ تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود

کر رہے ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں۔ ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے۔ یہی وصف ان کا تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کا وصف ہے۔ مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر اسے قوی کر دیا۔ پھر موٹی ہو گئی۔ پھر تنہ پر کھڑی ہو گئی۔ کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے۔ اللہ نے ان میں ایمان داروں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ:

۱۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دین کے معاملہ میں کفار کے مقابلہ میں سخت، مضبوط اور قوی ہیں۔

۲۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں پر مہربان ہیں۔ ان کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور حسن سلوک کا برتاؤ کرتے ہیں۔

۳۔ وہ نمازیں بکثرت پڑھتے ہیں۔ نیک اعمال زیادہ بجا لاتے ہیں۔

۴۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ ان کے ہر عمل میں اخلاص اور رضامندیٔ اللہ تعالیٰ کا جذبہ موجزن ہے۔

۵۔ تہجد کی نماز پابندی سے پڑھتے ہیں۔ تقویٰ اور عبادت کے اچھے تاثرات ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

ان اوصاف کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دارین کی سعادتیں اور بھلائیاں عطا فرمائیں اور ہم ان کے نقش قدم پر چل کر دارین کی بھلائیاں حاصل کر سکتے ہیں اور آخرت میں بخشش الٰہی کے امیدوار بن سکتے ہیں۔

شرک سے بچو

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِیْدًا ۝ (النساء۔ آیت ۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

حاشیہ

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

"سرور دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسلک کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان واصل باللہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کا مخلص بندہ بن جائے، دنیا میں شریف نظر آئے اور عزت سے دیکھا جائے۔"

اب جو شخص اس مسلک سے نفرت کرے گا وہ یقیناً شرک میں مبتلا ہو گا۔

اور مشرک بلا توبہ مر گیا تو مرنے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"اوپر سے ذکر تھا منافقوں کا۔ جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہو۔ اور جدی راہ چلے۔ یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا۔ تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو۔ یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے۔ پس جو دین ہے سوائے اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔"

مشرک کے سب اعمال اکارت ہیں

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (الزمر۔ آیت ۶۵)

ترجمہ: اور بے شک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے گذرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے۔

مشرک دوزخ میں جائیں گے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝ (البینۃ۔ آیت ۶)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اہل کتاب سے منکر ہوئے۔ اور مشرکین۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہوں گے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں۔

یاد رکھیں۔ کہ:

اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں

اَمْ لَھُمْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (الطور۔ آیت ۴۳)

ترجمہ: کیا سوائے اللہ کے ان کا کوئی معبود ہے؟ اللہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

اس لئے بخشش کے امیدوار کو چاہئے کہ شرک سے بچیں۔

لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ (لقمٰن۔ آیت ۱۳)

ترجمہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

حدیث: اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ لِمَکَانِ الرَّجُلِ۔ (الجامع الصغیر)

ترجمہ: یہ پوشیدہ شرک ہے۔ آدمی (دوسرے) آدمی کو دکھانے کے لئے کوئی عمل کرے۔

ہمیں چاہئے کہ کوشش کریں ہر عمل محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ریا اور دکھلانا مقصود نہ ہو۔

کفر سے بچو

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝ (النساء۔ آیت ۱۳۷)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے۔ پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے پھر کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے رہے۔ تو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں راہ دکھائے گا۔

حاشیہ

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

بے استقلالی کے آثار ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان کو صحیح راستہ پر استقامت نہیں ہے تو مغفرت اور ہدایت کے نتائج کیسے نکل سکتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں

"یعنی ظاہر میں مسلمان رہے اور دل سے بھٹکتے رہے تو اگر آخر کو بے یقین مرے تو کافر کے برابر ہیں ان کو بخشش نہیں۔ ظاہری مسلمانی سے وہاں راہ نہ ملے گی۔"

(باقی ص۱۱ پر)

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا ماہانہ

قسط ۴

واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

منعقدہ:- اتوار، ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء مُرتبہ:- محمد عثمان غنی بی اے

سورہ بقرہ - پارہ الٓمٓ، رکوع ۲ آیت ۱۴ تا آیت ۱۸

میرے بھائیو بزرگو اور دوستو!

پہلے درس میں بھی قرآن کریم نے نفاق اعتقادی کے متعلق کچھ ارشاد فرمایا اس کی تشریح میں کچھ عرض کیا گیا ہے۔ آج کی جو آیات پڑھی گئی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفاق اعتقادی کی علامت، نفاقِ اعتقادی کی حقیقت اور اس کا نتیجہ، یہ تینوں چیزیں بیان فرمائیں پہلے درس میں یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اسلام کو جو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز ہے وہ نفاق ہے۔ کفر سے اسلام کو اتنا خطرہ نہیں ہے۔ جتنا نفاق سے ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے منافقوں کے بارے میں تقریباً ہر سورت میں تصریحاً یا ضمناً اس بات کو واضح کیا۔ مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ اے مسلمانو! تمہیں چاہیئے کہ تم خود بھی نفاقِ عملی سے بچو اور منافقینِ اعتقادی کے ساتھ اپنی ساز باز مت رکھو۔ سورہ بقرہ جو قرآنِ کریم کی ترتیب عثمانی کے اعتبار سے پہلی بڑی سورت ہے اس میں اللہ تعالیٰ عزّ اسمہ نے بہت تفصیل کے ساتھ منافقینِ اعتقادی کی علامتیں بیان فرمائیں۔

پہلے گزر چکا ہے کہ منافقینِ اعتقادی اپنے ایمان کو اپنے ایک خاص طرز پر پیش کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ

اِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ۔ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ۔

ان سے جب یہ کہا جاتا تھا کہ تم اپنے ایمان کو بجائے تحقیقی ایمان کے تقلیدی ایمان بناؤ۔ تحقیقی ایمان مت بناؤ، تقلیدی ایمان بناؤ۔ تحقیقی اسلام مت تلاش کرو، تقلیدی اسلام پر ایمان لاؤ۔ اس لئے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تکمیل کے بعد ایک بہت بڑا اعلان فرمایا اور مسلمانوں کے لئے راہِ عمل کو متعین کیا ان کی فکری کوششوں کو مسدود کیا اور ان کے تقاضوں کو محدود کر کے ارشاد فرمایا۔

اَتْمَمْتُ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا وَرَضِیْتُ

یہ آیتِ کریمہ سورتِ مائدہ کی ہے اور یہ وہ آیت ہے کہ جس کے نزول کے تھوڑے زمانے بعد امام الانبیاء خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم ناسوتی سے رخصت ہو گئے تھے۔

اس آیت کریمہ میں دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

تمہارا دین تمہارے لئے آج میں نے کامل کر دیا۔ دین کسے کہتے ہیں؟ نظامِ حیات کو، نظامِ معاشرت کو، نظامِ تہذیب کو، تمہارا جو دین ہے وہ میں نے کامل کر دیا ہے۔ یہ غلط بات ہے کہ دین چند عقیدوں کا نام ہے۔

دین تو ساری زندگی کا نام ہے۔ کیا مسلمان صرف عقیدے کا پابند ہے؟ نہ، مسلمان تو عقیدے کا پابند، عمل کا پابند، عبادت کا پابند، اخلاق کا پابند، معاشیات کا پابند، ہر سلسلے میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو گا تو تب جا کے مسلمان ہو گا اسی کا نام دین ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی تم سب امتوں سے آخری امت ہو تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے آخری نبی ہے۔ تمہارا نظامِ حیات سب نظاموں سے آخری اور کامل نظام ہے۔

وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط

اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔

اب میرے لکھے پڑھے دوست جانتے ہیں کہ اتنا بڑا اعلان یہ کیا تبا رہا ہے؟ اسلام ایک کامل نظامِ حیات ہے اور وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکمل ہو چکا ہے۔ اب اس کے سوا کسی اور چیز کو نمونہ، قرآن مسلمان کے پاس ہو، اس کی تشریح امام الانبیاءؐ کا فعل اور اس کی تفصیل و تفسیر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و حدیث کی شکل میں مسلمان کے پاس موجود ہوں اور مسلمان مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اور پھر وہ کسی اور چیز کو ڈھونڈے، تو کیا وہ مسلمان رہ سکتا ہے؟ ایک آدمی کے صراحی میں پاس ایک بڑی صراحی بھری ہوئی موجود ہے۔ پینے میں کوئی پاس ہے۔ ہے اور کہتا ہے جی مجھے بڑی پیاس ہے، میں پانی تلاش کرتا ہوں تو اب اس کے متعلق یہی رائے قائم کر سکتے ہیں کہ یا تو فاتر العقل ہے اس کو عقل نہیں ہے کہ میرے سامنے صراحی پڑی ہے یا آگ ہے اور یا اسے کسی اور چیز کے ساتھ آپ تعبیر کر سکتے ہیں۔ صحیح سمجھ والا وہ انسان نہیں ہے جو پیاس کا تقاضا بھی کر رہا ہو اور اس کے سامنے پانی بھی موجود ہو اور پانی پینے میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو معلوم ہوتا ہے وہ درحقیقت پانی کا متلاشی نہیں ہے وہ کسی اور چیز کو پانی کے رنگ میں پینا چاہتا ہے۔ اگر وہ پانی کا متلاشی ہوتا تو پی لیتا۔

اسی طرح جو لوگ نظامِ حیات کے ہوتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے ہوتے ہوئے قرآنِ کریم کی تعلیمات کے ہوتے ہوئے اسلام کے لیبل کے نیچے اسلام کو ڈھونڈنا چاہتے ہیں یہ درحقیقت ایک مغالطہ ہے وہ کسی اور چیز کو اسلام کا لباس پہنا کر اسلام کے نام پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے قرآن نے دیکھئے صاف فرمایا

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

قرآن کتنی شدت کے ساتھ تنذیری طور پر فرماتے ہیں وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ جس نے رسول سے دوری اختیار کر لی (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ جس کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری اختیار کر لی، وہ دوری کیسے اختیار کرے گا؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہ سو سال ہو گئے اس دنیا سے تشریف لے گئے تو ہم تو ان سے دور ہی ہیں۔ فرمایا نہیں دور نہیں تم قریب ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نظام حیات لے کر آئے تھے وہ قیامت تک باقی رہے گا اور حضور انورؐ کی حدیث کے مطابق، قرآن کریم کے عقائد کی تشریح کے مطابق ... ہر وقت دنیا میں الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ رہے گے وہ کیسے کٹا؟ اس نے اس راستے کو چھوڑ دیا جو مسلمانوں کے سوا اور کوئی راستہ ہے۔ دیکھئے۔ وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ مومنوں کے راستے کو چھوڑ دیا کسی اور راستے کو ڈھونڈتا ہے۔ کہتا ہے میں اسلام کو ڈھونڈتا رہا ہوں۔ او بھائی اسلام تو مسلمانوں کے پاس ہے نا۔ اسلام تو قرآن میں ہے، اسلام تو حدیثوں میں ہے۔ اسلام تو فقہائے ملت نے تمہارے سامنے پیش کر دیا، پھر تم کس چیز کو ڈھونڈتے ہو تو فرمایا وہ تو مسلمانوں سے کٹ چکا ہے۔ وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ہم بھی اس کو دھکیل دیں گے جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔ وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور اس کا انجام جہنم ہو گا۔ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ دوسری جگہ متنبہ فرمایا۔

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اللہ فرماتے ہیں کہ اب اسلام کے کامل ہو جانے کے بعد خاتم النبیینؐ کے تشریف لے آنے کے بعد اب اگر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ میں اسلام کے سوا اور کوئی چیز ڈھونڈوں فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اس سے اس دین کو قبول نہیں کیا جائیگا اس کا انجام خاتمہ اس کا بہت ہی برا ہو گا۔

تو میرے دوستو اور بزرگو قرآن کی جو آیتیں گذر چکی ہیں پہلے درس میں ان میں اللہ تعالیٰ عز اسمہ نے فرمایا تھا ایمان کیا ہے؟ اسلام کیا ہے؟ یہ تقلیدی ہے تحقیقی نہیں ہے۔ آج دنیا کے کروڑوں مسلمان اگر یہ کہہ دیں کہ ہم مسلمان ہیں ٹھیک ہے۔ ہم جی نماز مانتے ہیں فرض ہے لیکن ہم ذرا نماز میں کچھ اپنی تحقیق بھی کرتے ہیں وہ چونکہ عرب لوگ تھے وہ فارغ تھے، ان کے ہاں نہ ملیں تھیں نہ کارخانے تھے نہ فیکٹریاں تھیں نہ کالج تھے نہ یونیورسٹیاں تھیں نہ کھیتاں تھیں نہ باغ تھے نہ پارکیں تھیں صحرائی لوگ تھے فرمایا تم پانچ تھے۔ لہٰذا ... سامنے جھکا کرو۔ لیکن ہم تو کاروباری قسم کے لوگ ہیں اس لئے ہم اس میں تھوڑی سی ترمیم کرتے ہیں۔ تھوڑی سی ۔ ذرا سی ترمیم کرتے ہیں ذرا سی ۔ حرج کیا ہے؟

آج مسلمان کے دماغ پہ ایک بھوت سوار ہے۔ اور شیطانی وساوس کو مسلمان کے دماغ میں۔ اس نے ایسا گھیسٹر دیا ہے کہ اجی بوتل شراب کی ہے۔ حرج کیا ہے جی؟ اجی کلب میں جا کے ناچ لیا، حرج کیا ہے؟ اجی بادشاہو اگر برقع اتار دیا ہے، حرج کیا ہے؟ ۔ جی حرج تو کچھ بھی نہیں۔ رات کو روٹی نہ کھاؤ، حرج کیا ہے؟ سالن میں ذرا نمک نہ ڈالو، حرج کیا ہے؟ ۔ چائے میں میٹھا نہ ڈالو، حرج کیا ہے؟ بوٹ کے تسمے نہ باندھو، حرج کیا ہے؟ کوٹ کے بٹن نہ لگاؤ، حرج کیا ہے؟ وہاں تو ذرا ذرا سی باتوں کو ہم کریدتے ہیں۔ اگر ہمارے کھانے میں رات کو نمک نہ ہو تو باورچی کو سب وشتم کرتے ہیں، خانسامے کو گالیاں دیتے ہیں، بیوی کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں کہ تو نے آٹے میں نمک نہیں ڈالا حالانکہ نمک کا کیا مقام ہے جی آٹے میں؟ اگر ہمارے بوٹ کے تسمے نہ ہوں تو دفتر نہیں جاتے کہ جی یہ بڑی بدتہذیبی ہے۔ بوٹ ہوں اور تسمے نہ ہوں بڑی بدتہذیبی ہے۔ اور اگر کرتے کے بٹن نہ ہوں؟ او جی بٹن کے بغیر جانا بڑی بدتہذیبی ہے۔ بٹن تو لگانے ہی چاہئیں۔

تو بھائی جب ہم دنیا کی زندگی اور اعمال میں "حرج حرج" نہیں کرتے دین کے بارے میں کہتے ہیں کہ جی کیا ہے؟ نماز نہ پڑھیں تو کیا حرج حرج تو کچھ بھی نہیں، گیا تو اسلام نکل گیا، حرج تو کچھ بھی نہیں۔ او جی نہ دیں، حرج کیا ہے؟ حرج تو ... بھی نہیں۔ کوئی بات نہیں، ذرا سا کھسک گیا۔ او جی روزے کھالیں ... حرج ہے؟ حرج تو کچھ نہیں بس ا... سا کھسک گیا ہے۔ یہ جو حرج حرج مسئلہ ہے نا، یہ بھی شیطان نے ... دماغ میں گھسیٹ ... ہے ورنہ قرآن ... ب محمد رسول اللہ صلی اللہ ... کی مقدس سیرت ہمارے سامنے پیش ... تو گویا دین تحقیقی نہیں بلکہ دین تقلی... بتایا اور اسی کے ضمن میں پہلی آیا... چکی ہیں۔ آج بھی اسی کی طرف ایک ... ہے۔ چنانچہ منافقین اعتقادیہ کی ایک او... قرآن بیان فرماتے ہیں۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَ...

اور جب یہ منافق ملتے ہیں ان لوگ... سے جو پکے مومن ہیں قَالُوْٓا اٰمَنَّا ان سے کہتے ہیں ہم بھی ایمان لا... یہ تو ماضی کا صیغہ ہے کہ جی ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہم بھی ایمان لا چکے اللہ کی توحید پر، امام الانبیاء کی نبوت پر... قرآن کریم کی صداقت پر، قیامت ... آنے پر۔ واقعی تمہارا دین جو ہے یہ ٹھیک بھی ہے، ہم بھی تمہاری طرح مسلمان ہو چکے ہیں لیکن وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اور جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں اپنے شیط... کے ہاں قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ان سے ک... ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

مسلمانوں کے پاس جو ہم جاتے ہیں وہ صرف ٹھٹھا اور مذاق کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ یہاں پر نفاق اعتقادی کو چمکا دیا ... کہ معلوم ہوتا ہے کہ منافق کے اندر جو عقیدہ ہے وہ عقیدہ ہی نہیں ہے۔

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ک... نفاق عملی د اللہ تعالیٰ سب کو نفاق عملی سے بھی بچائے، ایک مسلمان منافق عملی ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق امام الانبیا... نے اپنی حدیث مقدسہ میں اشارہ فرمایا۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ: بات کرے تو جھوٹی کرے (۲) اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ: وعدہ کرے تو وعدے کی مخالفت کرے (۳) وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ: اس کے پاس امانت رکھو تو وہ خیانت کر دے اور ایک حدیث میں چوتھی علامت بھی اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ: جب آپس میں لڑے تو منہ سے بک بکا کرے۔ یہ ہے منافقِ عملی۔ آج دنیا میں ہم سے جو غلطیاں ہوتی ہیں آخر ہم ان فعلوں کے مرتکب ہیں لیکن ہمارے سینوں میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجود ہے۔ ایک بڑے سے بڑا انسان بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر حملے کو برداشت [illegible] سکتا وہ اپنی چھپی ہوئی جگہ بھی اپنے [illegible] بھی، اپنے باطن میں بھی اسلام کی حقانیت کا معترف ہے خواہ وہ اس کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

یہ ہیں منافق اعتقادی جب وہ مسلمان سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم تو مسلمان ہیں۔ لیکن جب وہ اپنے ان شیطانوں کے پاس پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں جی ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ اچھا بھائی جب تم ہمارے ہی ساتھ ہو تو پھر مسلمانوں کے پاس جا کر کیوں یہ بات کہتے ہو۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ یہ جواب ہے، اس سوال کا کہ ہم تو جی مسلمانوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں، مذاق کرتے ہیں اور ہنسی کرتے ہیں۔

اس آیت مقدس میں چند باتیں بڑی واضح طور پر موجود ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو دین حق کے برخلاف ہیں۔ قرآن نے شیطان کے ساتھ تعبیر کیا۔ پہلے درس میں میں اس طرف اشارہ کر چکا ہوں کہ ہمارے ہاں ایک فلسفہ رائج کیا گیا ہے کسی وجہ سے کہ سب کو اچھا کہو سب کو نیک کہو جیسے اکبر کے زمانے میں دین الٰہی ایک بنا تھا سب دین ٹھیک ہیں، کسی کے ساتھ تعارض مت کرو۔ کوئی اچھا کرتا ہے تب اس کا اپنا کام، کوئی برا کرتا ہے تب اس کا اپنا کام۔ یہ مسلمان کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ مسلمان کو تو فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

قرآن میں ہے اللہ فرماتے ہیں مسلمانو! كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ تم دنیا کی ساری امتوں سے بہتر امت ہو اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم کو لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا اور تمہارے فرائض منصبی کیا کیا ہیں؟ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دو وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور لوگوں کو برائی سے روکو وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور یہی تمہارے ایمان باللہ کی نشانی ہے۔ ایمان باللہ کو پیچھے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں یہ قوت پائی گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اللہ پر ایمان ہے اور اگر تم امر بالمعروف نہیں کرتے نہی عن المنکر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ جی ہم تو مسلمان ہیں۔ شرابیوں کے ساتھ بیٹھے ہیں، وہاں گپ لگا دی۔ کلبوں میں گئے وہاں ذرا ڈانس ڈانس اسی کے دین [illegible] جس کے ساتھ بیٹھے اسی رنگ میں رنگے گئے جہاں کہیں پہنچے اس زندگی پر غور کرنا چاہیے کہ [illegible] اس زمرے میں تو شامل نہیں ہیں کہ جو جہاں پہنچا اسی کی الاپنے لگا۔

بقیہ: آخرت میں مغفرت

پرہیزگاروں کے اوصاف

اور اس دستور العمل پر چلنے کا نتیجہ مغفرت اور جنت کا ملنا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

(آل عمران۔ آیت ۱۳۲ تا ۱۳۶)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسولؐ کی تابعداری کرو۔ تاکہ رحم کئے جاؤ۔ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو۔ اور بہشت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں۔ اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور سوائے اللہ کے اور کون گناہ بخشنے والا ہے۔ اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں۔ اور وہ جانتے ہیں یہ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں سے بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان باغوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے

حاصل

[illegible] یہ نکلا کہ اللہ کی رحمت، مغفرت،

۱۔ اللہ تعالےٰ [illegible] امیدواروں کے یہ اوصاف [illegible] ہیں

۲۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی [illegible] کے تابعدار ہیں۔

۳۔ اعمالِ صالح بجا لا کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے امیدوار بننے والے ہیں۔

۴۔ متقی اور پرہیزگار ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر پر عمل کرتے ہیں اور تمام نواہی اور معاصی سے بچتے ہیں۔

۵۔ فراخی ہو یا تنگی۔ صحت ہو یا مرض۔ غرض ہر حالت میں وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

۶۔ غصہ کو پی جاتے ہیں اسے دوسروں پر ظاہر تک بھی ہونے نہیں دیتے۔ غصہ کے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھ کر غصہ پی جانا بڑی ہمت کا کام ہے۔

۷۔ لوگ ان سے عافیت میں رہتے ہیں ان پر سختی نہیں کرتے انہیں معاف کر دیتے ہیں۔

۸۔ وہ محسنین ہیں۔ نیک افعال بجا لانے والے ہیں۔

۹۔ ان سے کوئی گناہ کا کام یا کوئی لغزش ہو جاتے تو فوراً اس کا تدارک توبہ سے کرتے ہیں اس پر جمے نہیں رہتے۔ اسے فوراً چھوڑ دیتے ہیں۔ اہل حقوق کے حق ادا کر کے یا معاف کروا کر سچی توبہ کرتے ہیں۔

حدیث وسنت

خواجہ فخرالدین صاحب ۔بی۔اے

قرآن کے بعد حدیث کی باری آتی ہے ' حدیث' عربی زبان کا لفظ ہے ' اسلام سے قبل یہ بھی خبر یا زبانی روایت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ قرآن حکیم میں بھی کئی جگہ یہ لفظ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اسلام نے اسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی ہدایتوں اور اجازتوں کے لئے خاص کر دیا ہے ۔ حدیث کی جمع احادیث ہے اور اس لفظ جو سنت اس پر بولا جاتا ہے عربی ہی کا ہے اور اس کے لغوی معنی طریقہ یا طرز عمل کے ہیں اور مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل جو آپ نے بحیثیت رسول اللہ اختیار فرمایا۔ حدیث و سنت دونوں ایک ہی چیز ہیں اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ حدیث قول کے لئے استعمال ہوتا ہے اور سنت فعل کے لئے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بیک وقت علم اور عمل دونوں صفات سے مالا مال تھی اور آپؐ نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ قرآن حکیم کے احکام کی پوری پوری تفسیر فرما دی آپ کا یہی عمل احادیث شریف میں ڈھل کر آج ہمارے سامنے ہے اور اسلامی شریعت کا سب سے زیادہ قابل اعتبار ماخذ ہے۔

قرآن حکیم کے متعدد احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بغیر احادیث شریف کے از حد مشکل ہے۔ اس بات کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم میں نماز قائم کرنے کا اللہ جل شانہ' کی طرف سے بار بار حکم ہے لیکن اس میں اس کے قائم کرنے کے طریقہ کی تفصیل کہیں بھی مذکور نہیں اور نہ ہی نمازوں کی رکعتوں کا کوئی ذکر ہے۔ قرآن حکیم سے تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ قیام و رکوع اور سجود میں کیا کیا پڑھنا ہے۔ ان سب باتوں کا جواب ہمیں احادیث ہی سے ملتا ہے۔ اسی طرح حج اور زکوٰۃ جیسے فریضوں کی ادائیگی کے لئے بھی ہمیں احادیث ہی کا سہارا لینا پڑتا ہے کتنی ایک ایسے قرآنی احکام اور بھی ہیں جن کی ادائیگی کے طریقوں کے لئے ہمیں احادیث سے مدد لینی پڑتی ہے پر پہنچے ساری بحث [illegible] کم ہے اور حدیث وسنت [illegible] تفسیر۔ حدیث و سنت کے بغیر قرآنِ حکیم کی تعلیمات و احکامات کا سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے

احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و عادات اخلاق و عبادت کے تمام جزئیات موجود ہیں اور ان میں قرآن حکیم کے احکام کی مکمل طور پر وضاحت مذکور ہے اور یہ تمام قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ حاصل یہ کہ احادیث پر ہمارے لئے عمل کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ قرآن حکیم پر کیونکہ اللہ عزوجل قرآن حکیم میں خود فرماتے ہیں کہ :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

ترجمہ :- اسوۂ رسول اکرمؐ تمہارے لئے واقعی ایک اچھا نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔

ترجمہ :- نبی کریم اپنی طرف سے نہیں بولتے بلکہ جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا ہے وہ رب ارض و سماوات کی طرف سے بھیجی ہوئی وحی ہے۔

اس طرح کھلے الفاظ میں قرآنی احکام کے ہوتے ہوتے ایک مسلمان کے لئے کسی قسم کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ احادیث نبوی کو اپنی مشعل راہ نہ بناتے اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ احادیث کو نہ ماننے کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ وہ قرآن حکیم کے احکام سے انکاری ہے

قرآن حکیم کی تدوین کا کام جب مکمل ہو گیا تو احادیث کی جمع اور حفاظت کا مسئلہ سامنے آیا کیونکہ خدشہ تھا کہ اگر احادیث کی صحیح طور پر حفاظت نہ کی گئی تو یہ علم روایت کرنے والوں کی موت کے ساتھ ہی دنیا سے ناپید ہو جاتے گا۔ لہٰذا اموی دور میں حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز (آپ اُموی خاندان کے ایک نامور [illegible] دیندار خلیفہ تھے [illegible] تھے اپنی دینداری [illegible] وجہ سے عمر ثانی کا خطاب پایا، [illegible] لئے ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ مدینہ منورہ کے قاضی ابوبکر بن محمد انصاریؒ کو لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و سنت کے متعلق جو معلومات بھی فراہم ہو سکیں انہیں قلمبند کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے اس عہد کے مشہور عالم امام زہریؒ نے اس نیک کام میں قاضی ابوبکر بن محمد انصاریؒ کی مدد کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اس کے بعد تالیف احادیث کا سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا۔ امام زہریؒ کے حافظہ کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے اسی راتوں میں مکمل طور پر قرآن حکیم حفظ کیا تھا اور جو بات ایک دفعہ وہ سن لیتے تھے اسے کبھی نہیں بھولتے تھے ان دونوں بزرگوں نے مل کر بڑی محنت و ہمت کی اور مدینہ منورہ میں ایک ایک مہاجر اور انصاری کے گھر بذات خود جا کر ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے سے احادیث کے متعلق معلومات حاصل کر کے انہیں لکھ لیا۔ انہوں نے جس حدیث کو تصدیق در تصدیق کے بعد صحیح پایا تو اسے صحیح لکھا اور جس پر تھوڑا سا شک بھی گزرا تو اسے ضعیف لکھ دیا اور علیحدہ علیحدہ نشاندہی کر دی۔ ان کے بعد جلد ہی اللہ جل شانہ نے ان بزرگوں کی اکٹھی کی ہوئی احادیث کو شک و شبہ سے پاک کرنے کے لئے ایسے ایسے علماؔ پیدا فرماتے جنہوں نے اپنی عمریں اس کام کے لئے وقف کر دیں۔ اور دن رات ایک کر کے ہزاروں میلوں کا سفر کیا اور ان گنت صعوبتیں اُٹھا کر اس نیک کام کو پایۂ تکمیل پر پہنچایا اور آج جو ہم احادیث کے مجموعہ جات دیکھتے

(باقی ص ۱۸ پر)

حِزبُ النَّصر

از افاداتِ حضرت ابوالحسن الشّاذلی قدس سرّہٗ

مرسلہ : ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱- اَللّٰھُمَّ بِسَطْوَۃِ جَبَرُوْتِ قَھْرِكَ وَبِسُرْعَۃِ اِغَاثَۃِ نَصْرِكَ۔

ترجمہ : اے اللہ! تجھے قسم ہے اپنے قاہرانہ غلبہ کے شان کی ... تجھے قسم ہے فریادیوں کی فی الفور نصرت و اعانت کرنے کی۔

۲- وَبِغَیْرَتِكَ لِاِنْتِھَاكِ حُرُمَاتِكَ وَبِحِمَایَتِكَ لِمَنِ احْتَمٰی بِاٰیَاتِكَ۔

ترجمہ : تجھے قسم ہے اُس اپنی غیرت کی جو محارم شرعیہ کے سلسلہ میں احکام الٰہیہ کی توہین کرنے والوں پر تجھے آتی ہے۔

۳- نَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا قَرِیْبُ یَا سَرِیْعُ یَا مُنْتَقِمُ۔

ترجمہ : ہم تجھ سے گذارش کرتے ہیں اے اللہ! اے سُننے والے، اے سب سے قریب، اے فوری پہنچنے والے، اے بدلہ لینے والے۔

۴- یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا جَبَّارُ یَا قَھَّارُ یَا مَنْ لَا یُعْجِزُہٗ قَھْرُ الْجَبَابِرَۃِ۔

ترجمہ : اے سخت گرفت والے، اے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے، اے سب پر حکومت کرنے والے، اے وہ کہ تجھے بڑے بڑے باجبروت شہنشاہوں کا قہر عاجز نہیں کر سکتا۔

وَلَا یَعْظُمُ عَلَیْہِ ھَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَۃِ مِنَ الْمُلُوْكِ وَلَا کَاسِرَۃِ

ترجمہ : اور ... تیرے ہاں بڑے بڑے ... برباد کرنا کوئی بڑی بات ہے۔

۵- اَنْ تَجْعَلَ کَیْدَ مَنْ کَادَنِیْ فِیْ نَحْرِہٖ وَمَکْرَ مَنْ مَکَرَنِیْ

ترجمہ : یہ کہ مجھ سے فریب کرنے والے کے فریب کو اُس کی گردن میں حائل کر دے اور مجھے دھوکہ دینے والے کو اس کے دھوکہ میں گرفتار کر دے۔

وَحُفْرَۃَ مَنْ حَفَرَلِیْ وَاقِعًا فِیْھَا وَمَنْ نَصَبَ لِیْ شَبَکَۃَ الْخِدَاعِ

اَجْعَلْہُ یَا سَیِّدِیْ مُسَاقًا اِلَیْھَا وَمُصَادًا فِیْھَا وَاَسِیْرًا لَدَیْھَا۔

ترجمہ : اور جو میرے لئے گڑھا کھودے اُس کو اس میں گرا دے اور گرفتار کر دے اور جو مجھ سے دھوکہ کرے اے میرے سردار اس کو اُسی حال کی اس میں گرفتاری میں پھنسا دے اور

۶- اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ ... الْعِدَا وَلَقِّھِمُ الرَّدٰی۔

ترجمہ : اے اللہ! مجھے حروفِ مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کی قسم ہے دشمن کے بد ارادوں کے مقابلہ میں تُو ہی ہمیں کافی ہے انہیں ہلاکت سے دو چار کر۔

وَاجْعَلْھُمْ لِکُلِّ حَبِیْبٍ فِدَاءً وَسَلِّطْ عَلَیْھِمْ اَجَلَ النَّقْمَۃِ فِی الْیَوْمِ وَالْغَدَا۔

ترجمہ : اور انہیں اپنے ہر دوست پر قربان کر۔ اور اُن پر فوری انتقامی سزا آج کل ہی نافذ کر دے۔

۷- اَللّٰھُمَّ بَدِّدْ شَمْلَھُمْ۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّقْ جَمْعَھُمْ۔ اَللّٰھُمَّ اَقْلِلْ عَدَدَھُمْ

ترجمہ : اے اللہ! ان کا شیرازہ بکھیر دے۔ ان کی جماعت میں تفرقہ ڈال دے اور ان کی تعداد کم کر دے۔

۸- اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الدَّائِرَۃَ عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلِ الْعَذَابَ اِلَیْھِمْ۔

ترجمہ : اے اللہ! ان کو مصائب میں گھیر لے اور ان پر عذاب پہنچا دے۔

۹- اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْھُمْ عَنْ دَائِرَۃِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْھُمْ مَدَدَ الْاِمْھَالِ۔

ترجمہ : اے اللہ! ان کو اپنے حِلم کے دائرہ سے نکال باہر کر اور ان سے اپنی مہلت کی امداد سلب کر۔

وَغُلَّ اَیْدِیَھُمْ وَارْبُطْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَلَا تُبَلِّغْھُمُ الْاٰمَالَ۔

ترجمہ : اور ان کے ہاتھ جکڑ دے ان کے دلوں کو باندھ دے اور انہیں ان کی امیدوں تک نہ پہنچا۔

۱۰- اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَہٗ لِاَعْدَائِكَ۔

ترجمہ : اے اللہ! تُو ہمارے دشمنوں کو اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اِنْتِصَارًا لِاَنْبِیَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِیَائِكَ (تین بار)

ترجمہ : جیسے تُو اپنے پیغمبروں، رسولوں اور اولیاء کی مدد کرتے ہوئے ان کے دشمنوں کے ٹکڑے کرتا رہا ہے۔

۱۱- اَللّٰھُمَّ انْتَصِرْ لَنَا اِنْتِصَارَكَ لِاَحْبَابِكَ عَلٰی اَعْدَائِكَ۔

ترجمہ : اے اللہ! ہمارا انتقام لے جیسے تُو اپنے محبوب بندوں کا انتقام ان کے دشمنوں سے لیتا رہا ہے۔

۱۲- اَللّٰھُمَّ لَا تُمَکِّنِ الْاَعْدَاءَ فِیْنَا وَلَا تُسَلِّطْھُمْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا (تین دفعہ)

ترجمہ : اے اللہ! تُو ہم پر ہمارے گناہوں ... فرما۔ اور نہ ہمیں ہمارے ... کے حوالے فرما۔

۱۳- حٰمٓ ... حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصَرُوْنَ۔

ترجمہ : حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ معاملہ شدّت اختیار کر چکا ہے اور مدد آ پہنچی۔ اب ہمارے خلاف ہمارے دشمنوں کی امداد نہ ہوگی۔

۱۴- حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا مِمَّا نَخَافُ۔

ترجمہ : حٰمٓ عٓسٓقٓ ہماری حمایت کرے گ... اس چیز سے جس سے ہم خوف زدہ ہیں۔

۱۵- اَللّٰھُمَّ قِنَا شَرَّ الْاَسْوَاءِ وَلَا تَجْعَلْنَا مَحَلًّا لِلْبَلْوٰی۔

ترجمہ : اے اللہ! ہمیں بدیوں کی شرار... سے بچا۔ اور ہمیں آزمائش کا مورد نہ بنا...

۱۶- اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَا... وَفَوْقَ الْاَمَلِ۔

ترجمہ : اے اللہ! ہمیں ہماری توقع... عطا فرما بلکہ ہماری توقعات سے بالاتر نعم... عطا فرما۔

۱۷- یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا مَـ... بِفَضْلِہٖ نَسْئَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ اِلـ... اَلْاِجَابَۃَ الْاِجَابَۃَ۔

ترجمہ : اے خدا، اے خدا، اے خـ... اے وہ کہ تیرے فضل و کرم سے تیـ... فوری امداد، فوری قبولیت کی التجا کرتے...

۱۸- یَا مَنْ اَجَابَ نُوْحًا فِیْ قَوْ... وَیَا مَنْ نَصَرَ اِبْرَاھِیْمَ عَلٰی اَعْدَا...

ترجمہ: اے وہ کہ تُونے حضرت نوحؑ کی دعا ان کی قوم کے متعلق قبول فرمائی۔ اے وہ کہ حضرت ابراہیمؑ کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد فرمائی۔

۲۰- وَیَا مَنْ رَدَّ یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ یَا مَنْ کَشَفَ ضُرَّ اَیُّوْبَ

ترجمہ: اے وہ کہ تُونے حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملا دیا۔ اے وہ کہ تونے حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور فرمائی۔

۲۱- یَا مَنْ اَجَابَ دَعْوَۃَ زَکَرِیَّا یَا مَنْ قَبِلَ تَسْبِیْحَ یُوْنُسَ بِنْ مَتّٰی۔

ترجمہ: اے وہ کہ تُونے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول کی۔ اے وہ کہ تُونے حضرت یونسؑ بن متّٰی کی تسبیح قبول فرمائی۔

۲۲- نَسْئَلُکَ بِاَسْرَارِ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اَنْ تَتَقَبَّلَ مَا بِہٖ دَعَوْنَاکَ۔

ترجمہ: اور ہم ان دعاؤں کے اسرار کے طفیل تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول فرما۔

۲۳- وَ اَنْ تُعْطِیَنَا مَا سَئَلْنٰکَ۔ اَنْجِزْلَنَا وَعْدَکَ الَّذِیْ وَ عَدْتَّہٗ لِعِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: اور یہ کہ جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اپنا وعدہ جو تُونے مومن بندوں سے کر رکھا ہے۔ اُسے پورا فرما۔

۲۴- لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو پاک ہے۔ بے شک میں ظالم ہوں۔

۲۵- اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِکَ اِلَّا مِنْکَ۔

ترجمہ: ہماری تمام امیدیں ختم ہو گئی ہیں۔ مجھے تیری عزت کی قسم ہے صرف مجھے تجھ سے امید ہے۔

• وَ خَابَ رَجَاؤُنَا وَ حَقِّکَ اِلَّا فِیْکَ اِنْ اَبْطَاَتْ غَارَۃُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّیْئُ مِنَّا غَارَۃُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: اور ہماری توجہات سب سے ناکام ہو گئیں۔ صرف تجھ سے توقع باقی ہے اگر ہمارے متعلقین کی غیرت سرد پڑ گئی ہے اور دُور ہو گئی ہے تو کوئی بات نہیں۔ سب سے قریب شئے ہمارے لئے تیری غیرت ہے۔

۲۶- یَا غَارَۃَ اللّٰہِ جِدِّیْ السَّیْرَ مُسْرِعَۃً فِیْ حَلِّ عُقْدَتِنَا۔

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! فوری پہنچ اور ہماری مشکل حل کر۔

۲۷- یَا غَارَۃَ اللّٰہِ عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَ جَادُوْا وَ رَجَوْنَا اللّٰہَ مُجِیْرًا وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! ظالموں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم کیا اور ہم نے اللہ سے مدد مانگی جو مدد کرنے والا ہے اور پناہ دینے والا ہے۔ اللہ ہی کافی ہے کارساز و مددگار۔

۲۸- وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلِ۔

ترجمہ: اور ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

۲۹- وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: اور کوئی قوت و طاقت نہیں مگر اللہ کی جو سب سے بڑا ہے۔

۳۰- اِسْتَجِبْ لَنَا اٰمِیْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا۔

ترجمہ: ہماری دعا قبول فرما (آمین) پس ظالموں کی جڑ کٹ جائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جو پروردگارِ عالم ہے۔ اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اس کے اصحاب پر سلام ہو۔

تبصرہ

حافظ نور محمد انور

نام کتاب: مفتاح القرآن حصہ اوّل تا پنجم

مرتب: مولانا محفوظ الرحمٰن نامی

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ سفید۔ کتابت طباعت عمدہ

قیمت: حصہ اول تیس پیسے، حصہ دوم چالیس پیسے، حصہ سوم ایک روپیہ پندرہ پیسے، حصہ چہارم ایک روپیہ پچیس پیسے، حصہ پنجم ایک روپیہ ساٹھ پیسے۔

ملنے کا پتہ: مولانا فیض احمد صاحب مدرسہ رحمانیہ مقام وڈاکخانہ قبولہ تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری

اس دورِ پُرفتن میں مسلمانوں میں دینی شعور دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی مسلمانوں کی اس غفلت و لاپرواہی سے خطرہ ہے آج اگر مسلمان قوم خود اپنے اندر اسلامی سپرٹ اور دینی و ملّی جذبہ پیدا نہیں کرے گی تو آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان کی اس غفلت کی بھینٹ چڑھ جائیں گی۔

ہمارا بچہ ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو ہم اسے بجائے دینی مدرسہ کے اس سکول میں داخل کرا دیتے ہیں جہاں ابتدا ہی سے انگریزی تعلیم دی جاتی ہے۔ شروع ہی سے جب ہم نے بچے کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کر دیا تو بڑا ہو کر وہ لازماً انگریزی تہذیب و تمدن کی روش اختیار کرے گا۔ اور جب اس کا سارا معاشرہ بگڑ جائے گا نہ وہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرے گا نہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت اور اس کی ساری ذمہ داری اس کے ماں باپ کے سر پر ہوگی۔ قیامت کے دن اس کے ماں باپ سے باز پرس ہو گی؟ ہمیں چاہئے کہ بچہ جب ذرا ہوش سنبھالے تو سب سے پہلے اس کو قرآن و سنت کی تعلیم کی طرف متوجہ کریں تاکہ وہ قرآن پاک بھی پڑھ لے اور دیگر ضروری دینی مسائل سے بھی واقف ہو جائے۔

مفتاح القرآن میں نہایت آسان طریقہ سے تمام دینی مسائل درج کر دئے گئے ہیں۔ حصہ اول میں قرآن پاک کے بہت سے الفاظ کا ترجمہ۔ آسان آیات۔ کلمہ۔ تشہد۔ اذان۔ التحیات۔ درود شریف۔ دعائے قنوت اور دعائے نماز جنازہ کے ترجمہ کی تعلیم دی گئی ہے حصہ دوم میں بہت سی قرآنی آیات کا آسان ترجمہ اور قرآنی تعلیمات کا خلاصہ درج ہے۔ حصہ سوم عربی صرف و نحو کے ضروری قواعد کا خلاصہ اور قرآن کریم کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ حصہ چہارم میں صرف کے تمام ضروری قواعد و اصطلاحات نحوی قواعد کی مشقیں درج ہیں جن کے ذریعے صرفی و نحوی معلومات کے ساتھ قرآن کریم کے ترجمہ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ حصہ پنجم میں نحو کے تمام مسائل اور قرآنی مثالیں شامل ہیں اور اس میں وہ تمام قرآنی الفاظ آ گئے ہیں۔ جو پچھلے حصوں میں باقی رہ گئے تھے۔

مفتاح القرآن پڑھنے کے بعد پورے قرآن پاک کا ترجمہ معہ نحوی معلومات کے آجاتا ہے —— گویا مفتاح القرآن ترجمۂ قرآن کا ایک مکمل نصاب ہے۔ تمام دینی مدارس اور سرکاری اسکولوں کے اساتذہ سے سفارش کی جاتی ہے کہ بچوں کو مفتاح القرآن ضرور پڑھائیں۔

فضائل جہاد

مولانا عبدالشکور صاحب مدرسہ عربیہ مقانیہ ساہیوال

بخاری و مسلم کی صحیح روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان جہاد میں فرمایا کرتے تھے یاایھا الناس لاتتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیہ فاذا لقیتم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف۔ اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے عافیت ہی مانگو (کہ بغیر جنگ و جدال ہی کے دشمن مغلوب ہو کر صلح پر راضی ہو جائے) پھر اگر مقابلہ (ناگزیر) ہو جائے تو صبر و استقلال کے ساتھ جم کر مقابلہ کرو اور (موت سے نہ گھبراؤ) جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے (اگر مقابلہ میں مارے گئے شہید ہو گئے اور شہید کے لئے جنت کی بشارت ہے) دوسرے یہ کہ "تاریخ اسلام شاہد ہے کہ مسلمانوں نے قتال و جنگ و جدال شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ اپنے مقابلوں کے سامنے تین باتیں پیش کی ہیں۔ کہ یہ اسلام لا کر ہمارے بھائی بن جاؤ۔ اگر یہ منظور نہیں تو جزیہ دے کر حکومت اسلام کی رعایا بن جاؤ (جزیہ اس لئے لیا جاتا ہے کہ کافر رعایا پر فوجی خدمت لازم نہیں بلکہ مسلمان فوج ان کی جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔

قرآن کریم نے اس مضمون کو اس آیت کریمہ میں بیان فرما دیا ہے فھل عیتوان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم (سورہ محمد ۲۲) اگر تم جہاد سے کنارہ کش ہو جاؤ گے تو آیا تم کو یہ اندیشہ بھی ہے (یعنی اندیشہ ہونا چاہیئے) کہ تم دنیا میں فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو گے (یعنی جہاد سے بڑا فائدہ مفسدوں کو سزا دے کر عدل و انصاف قائم کرنا اور اصلاح و امن کو پھیلانا ہے اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اہل فساد کا غلبہ ہو جائے اور کوئی انتظام باقی نہ رہے گا۔ جس میں تمام مصالح کی رعایت ہو اور ایسا انتظام قانون اسلام ہی میں ہے۔ اور ایسا انتظام نہ ہونے پر فساد اور رضاعت حقوق لازم ہے بس جہاد میں دنیوی نعمت بھی پوری ہے اس سے کنارہ کشی بہت عجیب ہے بیان القرآن حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ۔ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ جہاد اسلامی کا مقصد دفع فساد اور عدل و انصاف کے ساتھ حقوق عامہ کی حفاظت ہے۔ فضائل جہاد کی حدیثوں کا ترجمہ

(۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایک دن رات اسلام کی سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینہ کے (نفل) روزے رکھنے اور ایک ماہ کی (نفل) نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور ہمراہ اسلام کی سرحد کی حفاظت کرنا) حالت میں مرگیا تو اس کے وہ اعمال جاری رہیں گے جو وہ کیا کرتا تھا۔ (یعنی ان اعمال کا ثواب برابر ملتا رہے گا۔ موت سے ختم نہ ہو گا) اور اس کے لئے (جنت سے) رزق جاری کیا جائے گا۔ اور وہ قبر کے فتنوں سے (منکر نکیر کے سوال و جواب سے) محفوظ رہے گا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ قیامت کے دن شہید بن کر مبعوث ہو گا (یعنی اس کو شہیدوں میں شمار کیا جائے گا) مسلم وغیرہ (۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میت کا عمل موت سے ختم ہو جاتا ہے مگر جو شخص اللہ کے لئے اسلام کی سرحد کی حفاظت کر رہا ہو اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے ابو داؤد وغیرہ (۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرحد کی حفاظت کا ثواب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے پیچھے پہرہ دار بن کر سرحد (یا مورچہ) کی حفاظت کرے اس کو ان سب لوگوں کے اعمال کا ثواب ملے گا جو اس کے پیچھے نماز روزہ میں لگے ہوتے ہیں (طبرانی)

ف۔ اسلامی ملک میں جو لوگ بے فکری اور چین کے ساتھ نماز روزہ ذکر و شغل اور تلاوت قرآن وغیرہ میں لگے ہوتے ہیں یہ سب ان سپاہیوں اور فوجیوں کے بدولت ہے جو سرحد کی حفاظت کرتے ہیں اگر سرحد کی حفاظت چھوڑ دی جائے تو دشمن ملک کے اندر گھس کر فساد برپا کر دے اور مخلوق کا امن و اطمینان برباد ہو جاوے اس لئے سرحد کی حفاظت کرنے والے سپاہیوں اور افسروں اور اس بادشاہ اسلام کو جو حفاظت سرحد کے لئے فوج مقرر کرتا ہے ان سب لوگوں کے اعمال صالحہ کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

ہر ملک کے اندر ان کی حفاظت کی بدولت نیک کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ پس ان مسلمانوں کو جو اسلامی سرحد پر رہتے ہیں حفاظت سرحد کا بہت اہتمام رکھنا چاہیئے۔ ان لوگوں کو فرض نماز اور فرض روزہ و زکوٰۃ وغیرہ واجبات اسلام کے ساتھ ساتھ سارا وقت ان کاموں میں صرف کرنا چاہیئے جو حفاظت سرحد میں کام آنے والے ہیں جیسے گھوڑوں کی خدمت، اسلحہ کی درستی نشانہ بازی، حفظان صحت کے لئے ورزش اور پریڈ وغیرہ۔

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں جن کو دوزخ کی آگ چھونے کی بھی نہیں ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں پہرہ دیا ہو۔ (ترمذی)

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں ایک رات (لشکر اسلام کا) پہرہ دینا ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات بھر عبادت کی گئی ہو اور دن کو روزہ رکھا گیا ہو۔ (حاکم)

مجاہدوں کے لئے سامان جہاد مہیا کرنے اور ان کے پیچھے ان کے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے کا ثواب:

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں

جہاد کے لئے کچھ خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا لکھا جاوے گا۔ یعنی اس خرچ سے سات سو گنا زیادہ ثواب لکھا جاوے گا۔ (نسائی)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں کسی غازی کو سامان (جہاد) دیا یا اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کی اس کے واسطے بھی غازی کے برابر ثواب لکھا جاوے گا۔ غازی کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہو گا۔ (ابن حبان)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے نکلے پھر گھر پہ بیٹھنے والوں سے فرمایا تم میں جو اس جہاد میں جانے والے کی اہل و عیال کی خبر گیری کرے گا اس کو مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔ (مسلم وغیرہ)

مجاہد اسی وقت جہاد کر سکتا ہے جب اس کے پاس سامان جہاد ہو اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بے فکر ہو اس کی صورت یہی ہے کہ جو لوگ جہاد میں جائیں ان کے لئے جہاد کا سامان بھی مہیا کیا جاوے اور پیچھے ان کے بال بچوں کی حفاظت اور خبر گیری بھی کی جاوے۔ اور چونکہ سامان دینے والوں اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والوں کے ذریعہ مجاہد جہاد کر رہا ہے اس لئے ان لوگوں کو بھی مجاہد کے برابر ثواب ملے گا مسلمانو! یہ کتنی سستی دولت ہے جو گھر بیٹھے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔ اس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیئے اور جس طرح بھی ہو سکے جہاد کرنے والوں کی اعانت اور امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

جنت لوٹنے کے یہ دن کبھی کبھی آتے ہیں

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سایہ میں پناہ دیں گے جس دن (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (احمد وغیرہ)

خدا کے راستہ میں تیر اندازی کرنے اور سیکھنے کی ترغیب

(۱۰) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممبر پر یہ فرماتے سنا کہ (آیت)

وَاعدولهم ما استطعتم من قوة

(دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جتنا تم سے ہو سکے قوت کا سامان جمع کرو) میں قوت (سے مراد) تیر اندازی ہے (مسلم)

(۱۱) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا حق تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک تو اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی اور ثواب کا قصد کرے دوسرے اس شخص کو جو خدا کے راستہ میں جہاد کے لئے بطور سامان کے تیر مہیا کر کے دے اور تیسرے اس کو جو خدا کے راستہ میں اس کو چلا دے۔ (بیہقی)

احادیث سے تیر اندازی کے فضائل معلوم ہوئے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حربہ جنگ تھا مگر آج کل اس کے بجائے رائفل بندوق توپ مشین گن وغیرہ اسلحہ جات جنگ کا چلانا سیکھنا اس کی فضیلت رکھتا ہے۔

وَاعدوالهم ماستطعتم من قوة

کا عموم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔

تنبیہ:

اسلامی فوج کے ہر سپاہی اور افسر نیز ہر مسلمان کو روزانہ صبح و شام حسب ذیل دعائیں و وظائف پڑھ لینا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ حفاظت الٰہی شامل حال ہو گی۔

(۱) سورہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل آخر تک ۳ بار۔

(۲) سورہ قریش ۱۱ بار (۳) لَقَدْ جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم ۳ بار۔

(۴) بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیئٌ فی الارض وَلاَ فی السماء وَهو السمیع العلیم ٥

(۵) اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق ۳ بار (۶) لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۳ بار۔

وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وَ اصحابه اجمعین

بقیہ: اداریہ

میں مدہوش ہو کر پورے برصغ کے امن کو آگ دکھا چکا ہے اور اپنی پوری قوت کے ساتھ پاکستان پر حملہ آور ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اللہ کا فضل و کرم پاکستان کے شامل حال ہے اور بھارتی سامر کو ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔ ورنہ اس کی نیت سخت فاسد تھی اور وہ پورے پاکستان پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہا تھا۔

اب اس وقت جبکہ ہم دشمن سے برسرپیکار ہیں۔ اور دشمن اپنے سارے ہتھکنڈے آز چکا ہے ہم اقوام متحدہ سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر وہ امن عالم کو قائم رکھنا چاہتی ہے اور خود اپنے وجود کو باقی رکھنا چاہتی ہے تو وہ کشمیر میں رائے شماری کی پاکستانی تجاویز کو بھارت سے منوائے کیونکہ پاکستان اب کسی طرح بھی اپنے موقف سے بال برابر ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔

اس موقع پر ہم صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کو یقین دلاتے ہیں کہ پوری قوم ان کے اس موقف کی تائید کرتی ہے۔ ان کی آواز پوری قوم کے دل کی آواز ہے اور وہ اس آواز پر تن من دھن ہر طرح سے لبیک کہتے ہیں۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ مگر اپنے ان جانباز شہیدوں کا لہو جنہوں نے وطن عزیز اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جام شہادت نوش کیا ہے، رائگاں نہیں جانے دیں گے۔

اللہ تعالےٰ ہماری افواج کا حامی و ناصر ہو اور وہ دشمن کا سر کچلتے ہوئے آگے بڑھتی ہی رہیں آمین

★

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ

جہاد تم پر فرض کیا گیا ہے

حافظ محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل بہاولپور

جہاد وقت کی آواز ہے ۔ جہاد کے لفظی معنی دل و جان سے کوشش کرنا ہے اور مذہبی اصطلاح میں اس مقدس جنگ کا نام ہے جو اسلام کی برتری اور حق کی خاطر لڑی جائے ۔ اور خواہ اس میں جان تک قربان کرنا پڑے ۔ ایسی جنگ مذہبی آزادی، حق و باطل کے درمیان حد بندی، امن قائم کرنے اور مظلوم کی حمایت کے لئے لڑی جاتی ہے یا ملک و قوم اور عزت کی حفاظت کی خاطر لڑی جاتی ہے پھر اس صورت میں جبکہ جنگ مسلمان پر ٹھونس دی جائے تو یہ عین فرض ہو جاتی ہے ۔ اور اس وقت یہی وقت کی آواز ہے ۔ ایسی جنگ کی ابتدا اگرچہ مدافعانہ ہوتی ہے لیکن فتنے کا سدِّباب کرنے لئے بڑھ بڑھ کر گردن مارنے کا حکم ہے ۔ خواہ دشمن کے ملک میں ہی گھسنا پڑے تاکہ ظالم کو نیست و نابود کیا جا سکے اور فتنے کی جڑ کاٹی جائے ۔ ایسی جنگ لڑنا سب سے بڑی عبادت ہے اور یہی اصل جہاد ہے ۔ اس سے خدا کی خوشنودی اور دنیا و آخرت کی سرخروئی اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے ۔ اور ایسے ہی جانبازوں کے لئے خدا کے ہاں بڑے بڑے انعام و اکرام ہیں ۔

ماشاء اللہ جو جوان لڑ رہے ہیں ۔ وہ تو خالدؓ و شبیرؓ اور محمد بن قاسمؒ کی روایات کو زندہ کر رہے ہیں ۔ اور اپنا پورا پورا فرض ادا کر رہے ہیں ۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کر رہے ہیں جو شریک جہاد نہیں اُن جوانوں کو چاہیئے کہ جانا ۔ اور پورا [illegible] میں اُتریں ۔ اور ہندو، [illegible] اُٹھ کر مہمانوں کی [illegible] کردار تک پہنچائیں کو تکلیف تو نہیں ہے [illegible] پڑھائیں جو محمد بن قاسمؒ [illegible] کے کام [illegible] محمود غزنویؒ اور احمد شاہؒ ابدالی نے پڑھایا تھا ۔ مضبوط دیوار کی طرح جم کر لڑیں ۔ اور دشمن کو مار بھگائیں ۔ اگر کوئی مجبور ہے اور مالدار ہے تو مال کی قربانی دے کر مجاہدین کی امداد کریں اُن کی مالی امداد بھی جہاد کے مترادف ہوگی ۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے ۔ کہ" تم خدا کی راہ میں مال اور جان کے ساتھ جہاد کرو ۔ (سورۂ صف)

گویا اس طرح وہ بھی شریک جہاد ہوں گے ۔ دفاعی فنڈ میں یا ضرورت کی چیزیں ریڈ کراس میں دے کر بالواسطہ شریک جنگ ہوں ۔ مستورات بھی اس طرح خدمت کر کے جہاد کی فضیلت حاصل کر سکتی ہیں ۔ زیورات ان کی ذاتی ملکیت ہے ۔ زیورات کے ایثار سے ملک و قوم کی حفاظت کر سکتی ہیں ۔ بھائیوں اور بیٹوں کو جہاد کی ترغیب دے کر قرون اولیٰ کی خواتین کی پیروی کر سکتی ہیں ۔ جنہوں نے خاوند، بھائی اور بیٹے کی قربانی دے کر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کی ۔ علاوہ ازیں ان کے گھروں کا نظام خوش اسلوبی سے چلانے اور ملک کی خدمت ادا کرنے کے بڑے مواقع ہیں ۔ بہر حال کام کرنا ہو تو موقعہ خود تلاش کیا جا سکتا ہے ۔ بوڑھوں کو چاہیئے کہ وہ دعائیں کریں ۔ اور محلہ میں ضروریاتِ زندگی مہیا کریں ۔ لوگوں کے حوصلے پست نہ ہونے دیں، غلط افواہیں نہ پھیلنے دیں ۔ یہی وہ کام ہیں جو سب بالواسطہ جنگ میں امداد کے مترادف ہیں ۔

علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے خطبات میں عوام کو جہاد کی ترغیب دیں ۔ اور قرآن کی آیت" اے نبی! مسلمانوں کو جنگ کا شوق دلایئے ۔" (پارہ دسواں) کا حق ادا کریں ۔ افواج کے بہادروں کے لئے دعا کریں ۔ دعا بھی بڑے کام کرتی ہے ۔ بلکہ اسباب مہیا کر کے دعا پر بھروسہ بھی ضروری ہے ۔ کیونکہ اسباب کے بعد مسبّب الاسباب پر ہمارا ایمان ہے ۔ گویا اسباب اور دعا لازم و ملزوم ہیں ۔ جنگ بدر میں ۳۱۳ بے ہتھیار صحابہ کبارؓ کھڑے کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہو گئے اور دعا کی " یا اللہ! اگر آج یہ تیرے نام لیوا ختم ہو گئے تو قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا ۔ چنانچہ اسی وقت فتح کی بشارت آئی اور فرشتے قطار اندر قطار صحابہؓ کے دوش بدوش لڑے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک مٹھی کنکر دشمن کی طرف پھینکے تو خدا تعالیٰ کی مدد سے وہ دشمن کے لئے بم ثابت ہوتے ۔ بہر حال مطلب یہ ہے کہ دعا بھی جاری رکھی جائے ہو سکے تو سنت کے مطابق قنوت نازلہ پڑھی جایا کرے

خطیب حضرات کی آسانی کے لئے جہاد کی چند آیات کا ترجمہ لکھا جاتا ہے وہ اپنے علم و فکر کی روشنی میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیں اور مقامی مسائل میں آبادی کی امداد اور حفاظت کریں ۔ ہوائی حملہ کے متعلق ضروری ہدایات دیں ۔ فوجی قسم کی تنظیم میں خود شریک ہوں ۔ اور نوجوانوں کو شریک کریں اور جہاد و قربانی کا جذبہ پیدا کریں ۔ اُن کی بھی اس بارہ میں ایک ذمہ داری ہے ۔ قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ ہے ۔ کہ" افواہوں پر کان نہ دھرو " یہ بھی علمائے کرام کا ہی فریضہ ہے ۔ ہر جگہ فوج یا پولیس امن قائم نہیں کر سکتی ۔ فوج سرحدوں کی حفاظت پولیس اندرون ملک کی عام حفاظت کی ذمہ دار ہے ۔ لیکن عقل مند لوگ اپنے اپنے حلقے کی خود ہر قسم کی حفاظت کر سکتے ہیں ۔ اگر سرحدی چوکی کی ایک رات کی چوکیداری، پہرہ داری ساری عمر کی عبادتوں سے افضل ہے ۔ تو کیا اہل محلہ کی حفاظت عبادت نہ ہوگی ؟ ضرور ہوگی ۔

اکثر اولیائے کرام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت خانقاہوں سے نکل آتے تھے اور تسبیح چھوڑ کر تلوار پکڑ لیتے تھے ۔ اور جہاد کی فضیلت حاصل کر کے چین لیتے تھے ۔ اس ضمن میں صوفیائے عظام کو بھی بزرگوں کی روایات زندہ کرنی چاہئیں ۔ اور اپنے اپنے مریدوں کو ملک کی بڑی جنگی ضرورت کی طرف توجہ دلانی چاہیئے ۔ ذیل میں چند آیات قرآنی کا ترجمہ لکھا جاتا ہے ۔ ناظرین کرام استفادہ کریں ۔

۱- جہاد تم پر فرض کیا گیا ہے ۔ اگرچہ وہ تم کو ناگوار ہو ۔ (پ ۲ - آیت ۲۱۶)

۲- اے نبیؐ! لوگوں کو جنگ کے لئے

ابھاریئے ۔ پ۱۰ ۔ سورہ انفعال آیہ ۶۵

۳ - اے نبیؐ ! کافروں اور منافقوں سے سختی کے ساتھ لڑیئے ۔ سورہ توبہ آیہ ۷۲

۴ - مسلمانو ! جو کافر تمہارے قریب ہیں ۔ ان سے خوب لڑو ۔ توبہ ۔ آیہ ۱۲۳

۵ - پھر جب تم کافروں سے لڑو تو ان کی گردنیں خوب مارو اور پیٹھ نہ دکھاؤ ۔ (سورہ محمدؐ)

۶ - اور تم کو کیا ہو گیا جو تم جہاد نہیں کرتے خدا کی راہ میں ۔ سورہ نساء

۷ - پس خدا کی راہ میں لڑیئے اور مسلمانوں کو ابھاریئے ۔ (توبہ ۔ آیہ ۳۶)

۸ - اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک فتنہ ختم نہ ہو ۔ (سورہ انفال ۳۹ - ۴۰)

۹ - مسلمانو ! جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو ڈٹ کر مقابلہ کرو ۔ (انفال ۔ ۸ ، محمدؐ ۔ ۷)

۱۰ - مسلمانو ! اگر تمہیں ساتھ گھمسان کی لڑائی میں پیٹھ نہ دکھاؤ ۔ (انفال ۱۵)

۱۲ - پس جو کوئی لڑائی میں پیٹھ دکھائیگا ۔ تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (انفال ۱۶)

۱۳ - جو کوئی جہاد سے روگردانی کرے گا اللہ اُسے دردناک عذاب دے گا ۔ (سورہ فتح آیہ ۱۷)

۱۴ - اور جہاں تک تم سے ہو سکے لڑائی کے لئے اپنی بساط کے مطابق قوت پیدا رکھو ۔ (انفال آیہ ۶۰)

۱۵ - جنگ لڑنے والے اور گھر میں بلا عذر بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے ۔ (سورہ نساء آیہ ۹۷)

۱۶ - اللہ نے جنت کے بدلے مسلمانوں کے مال اور جان کا سودا کر لیا ہے سورہ توبہ ۔ پارہ ع۱۱

۱۷ - جو کوئی اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے ۔ اُسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہے (بلکہ اللہ کے ہاں سے اسے رزق بھی ملتا ہے) لیکن تم اس ابدی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے (پارہ دوم ۔ چہارم)

۱۸ - اگر تم اللہ کی راہ میں مارے گئے یا خود مر گئے تو خدا کی مغفرت اور رحمت اس مال سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو ۔ (آل عمران ۔ ۱۵۶)

۱۹ - جو لوگ اللہ کی راہ میں پختہ دیوار کی طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں ۔ اللہ اُن سے محبت کرتا ہے ۔ (سورہ صف ۔ آیہ ۴)

۲۰ - پھر جب تم کافروں سے لڑو تو ان کی گردنوں کا مارنا ضروری ہے (قرآن)

اطلاعات و اعلانات

جامعہ قاسمیہ کا اجلاس ملتوی

ملک میں ہنگامی حالات کے پیش نظر جامعہ قاسمیہ کا سالانہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ احباب نوٹ فرمالیں

محمد ضیاء القاسمی مہتمم جامعہ قاسمیہ ۔ لائلپور

جامعہ ... کا

سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعرات جمعہ ، ہفتہ کو جامعہ رحیمیہ میں ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک کے مایۂ ناز علماء کرام شرکت فرمائیں گے خصوصاً جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب و حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی

بدستور سابق امسال بھی جامعہ ہذا کے درجۂ حفظ سے فارغ ہونے والے حفاظ کو دستاریں اور سندیں تقسیم کی جائیں گی ۔

المعلن :۔ قاری نور محمد نقشبندی

انتقال پُر ملال

حضرت مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان و خلیفۂ مجاز حضرت شیخ التفسیر لاہوری قدس سرہ العزیز کی بڑی صاحبزادی ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے ۔ آمین !

ہم اس صدمہ میں حضرت مولانا غلام قادر صاحب اور مرحومہ کے نانا جان محترم المقام حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی مدظلہ کے غم میں شریک ہیں اور قارئین کرام سے مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں ۔ (ادارہ)

بقیہ : حدیث و سنت

ہیں یہ انہیں بزرگوں کی محنت کا ثمر ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا چیز تھی ۔ جو ان بزرگوں کو اتنی تکلیفیں اٹھانے پر مجبور کر رہی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کو اللہ جل شانہ‘ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی اور یہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے کیا ہے ۔

ان بزرگوں کے مسلمانوں پر احسانات کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہو ئے ہیں لیکن اگر ہم ان میں سے کسی ایک پیغمبر یا نبی کی تعلیم اور شخصیت کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہیں تو یہ بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن تم دیکھو گے کہ احادیث کی بدولت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات جاودانی کا مکمل نقشہ ہماری نظروں کے سامنے چودہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی موجود ہے ۔

نتیجہ یہ نکلا کہ صحیح مسلمان بننے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے آج رسول اللہ علیہ وسلم ہم میں خود تو موجود نہیں لیکن ان کی گزری ہوئی زندگی کا ایک ایک لمحہ احادیث میں موجود ہے اور مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اللہ عزوجل کے حضور میں دعا ہے ۔ وہ ہمیں توفیق عطا فرما دیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں پیروی کر سکیں ۔ اصل میں احادیث پر عمل ہی قرآن کریم پر عمل ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و اوصاف

اکبر علی نوری کلاس ہشتم بورسٹل جیل بہاولپور

جب آئے جہاں میں رسولِ خدا
تو اللہ نے برسائے رحمت کے پھول
صداقت، شرافت، دیانت، خلوص
یہ تھے آپؐ کی زندگی کے اصول

کسی نے ام المومنین [illegible] عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و اوصاف کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و اوصاف ہیں۔ غرض آپؐ کی ساری زندگی قرآن پاک کی عملی تفسیر تھی۔ اور یہ بھی آپؐ کا ایک معجزہ ہے۔ خود قرآن پاک نے اس کی شہادت دی ہے۔ اور کہا اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیۡم ؕ بے شک اے محمدؐ! آپ حسن اخلاق کے بڑے رتبہ پر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملنسار مہربان اور رحمدل تھے۔ چھوٹے بڑے سب سے محبت کرتے۔ نہایت سخی، فیاض اور داد و دہش والے تھے۔ سب کی درخواست قبول کرتے۔ تمام عمر کسی کی درخواست کو رد نہیں کیا۔ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلاتے۔ فیاضی اور دنیا کے مال سے بے تعلقی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں کوئی [illegible]تی تو جب تک وہ سب خیرات [illegible] دی جاتی۔ آپؐ کو آرام نہ آتا۔ آپؐ [illegible] نواز تھے۔ آپؐ سب کی خاطر [illegible] دہی [illegible] کی خدمت کرتے [illegible] جاتے۔ اور [illegible] ان کو [illegible] تکلیف [illegible] نہیں کرتا [illegible]

کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجد نبویؐ کے بنانے اور خندق کھودنے میں سب مردوں کے ساتھ مل کر آپؐ نے کام کئے۔ آپؐ یتیموں سے محبت رکھتے۔ اور ان کے ساتھ بھلائی کی تاکید فرماتے۔ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کا سب سے اچھا گھر وہ [illegible] کسی یتیم بچّے کے ساتھ بھلائی کی جاتی [illegible] سے بُرا گھر وہ ہے جس میں کسی [illegible] بچے کے ساتھ برائی کی جاتی ہے۔ غریبوں کے ساتھ آپؐ کا برتاؤ ایسا ہوتا کہ ان کو اپنی غریبی محسوس نہ ہوتی۔ ان کی مدد فرماتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ اکثر دعا مانگتے کہ خداوندا! مجھے غریب زندہ رکھ، غریب اٹھا اور غریبوں کے ساتھ میرا حشر کر۔ آپ مظلوموں کی فریاد سنتے اور فریاد کے ساتھ ان کا حق دلاتے۔ کمزوروں پر رحم کھاتے۔ بے کسوں کا سہارا بنتے۔ مقروضوں کا قرض ادا کرتے۔ آپؐ بیماروں کی بیمار پرسی کرتے۔ دوست۔ دشمن۔ مومن کی اس میں کوئی قید نہ تھی۔ گنہگاروں کو معاف فرما دیتے دشمن کے حق میں دعا فرماتے۔ جانی دشمن اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں تک سے بدلہ نہیں لیا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

جانتے ہو قوم سے تھا اپنی کیا اس کا سلوک
اُس طرف سے تھی جفا اور اس طرف سے تھی دُعا

میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم [illegible] کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

للکار

میرے دیس کے رہنے والو
پاک چمن کے پاک نہالو
سنو مری للکار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

کبھی یہ تم نے سوچا آخر
کرنا ہے کچھ دین کی خاطر
سونا ہے بے کار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

اُٹھو اور لپیٹو بستر
بدلے ہیں حالات کے تیور
دین کے ہو معمار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

چلتے ہو کیوں ہولے ہولے
کشتی کھاتی ہے ہچکولے
ہاتھ میں لو پتوار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

غفلت کے اطوار کو چھوڑو
دین کے دشمن کا سر پھوڑو
تم ہو علمبردار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

آج سے پکّی قسمیں کھا لو
اپنا ایک اصول بنا لو
صلح ہو یا پیکار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

جھکے نہ سر بے شک کٹ جائے
دین کی آن پہ حرف نہ آئے
اُٹھو تو اِک بار
رفیقو — ہو جاؤ بیدار

کا حص[illegible] حکومت [illegible] لئے اپنا تین [illegible] اسلام کی طرف [illegible] ہے۔ تا [illegible] ان کو فیصلے پر خود بخود عمل [illegible] اور اس کی راہ میں کوئی [illegible] اس پر حائل نہ ہو۔ پاکستانی تجویز یہ ہے [illegible] ریاست جموں اور کشمیر سے [illegible] اور ہندوستان کی فوج ایک [illegible] جائے۔ عبوری دور میں نزاعی [illegible] کی حفاظت کے لئے اقوام متح[illegible] فوج بھیجے جو صرف افریشیا[illegible] فوجی دستوں سے ترتیب [illegible] اس کے بعد اقوام متح[illegible]

ریاست میں [illegible]
بھارت نے سولہ سال کی اس طو[illegible]